THE LOVE OE COD.

محبتِ الٰہی

از

پادری ڈالی صاحب مرحُوم

پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی انارکلی

لاہور

۱۹۲۲

بار سوم   جلد ۱۰۰۰

P. R. B S.   LAHORE.

HENRY MARTYN INSTITUTE LIBRARY
230
Dale
10956

محبتِ الٰہی

قدوس قدوس قدوس خداوند خدائی قادرِ مطلق سب حمد و عزت و بزرگی و شکرگزاری کے لائق ہے کہ اس نے اپنی بیحد رحمت و محبت سے ساری چیزوں کو پیدا کیا جو آسمان و زمین پر موجود ہیں۔ وہ ہی ساری محبت اور الفت کا سرچشمہ اور منبع ہے۔ ساری مخلوقات اس گواہی میں متفق ہے کہ خدا محبت ہے۔ بالیقین اس کی محبت لامحدود اور بے قیاس اور اس کا عمق اور بلندی مخلوقات کے فہم سے نہایت بعید ہے۔ باوجود اس کے کہ انسان کی عقل اور زبان خدا کی ذات و صفات کے سمجھنے اور بیان کرنے کے لئے ناقص اور ناقابل ہے۔ لیکن خدا نے اپنے پاک نبیوں اور رسولوں کو اپنی روح القدس کی روشنی سے منور کرکے ان کی معرفت سے اپنی بیحد رحمت و محبت کو گنہگاروں پر ظاہر اور آشکارا کیا۔ سو اس کمترین نے بھی کمر باندھی ہے کہ اس چھوٹے رسالے میں الٰہی الفت و محبت کی کچھ تعریف و توصیف کرے اور اس کی یہ مطلب غرض ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی محبت و الفت کی معموری راقم اور ناظرین کے دلوں میں یہاں تک ظاہر فرمائے اور اپنی محبت کی کشش اور قدرت کو یہاں تک موثر کرے کہ ہم سب کے سب اپنے تئیں بالکل اس کو سونپ دیں جس نے ہم کو ایسا پیار کیا ہے اور اس اتھاہ اور اپار پریم ساگر و بحرِ الفت میں غرق ہو کے ابدی خوشی و سعادت پائیں ٭

اوّل ہم خدا کی اس محبت پر دل و جان سے غور و لحاظ کریں جو اس نے اس بات میں ظاہر کی کہ آسمان و زمین کی ساری چیزوں کو نیست سے ہستی میں بنایا ہے ٭

پہلا باب

خُداکی محبّت دُنیاکی پیدائش میں

جب کوئی مخلوق کیا انسان کیا فرشتہ اس بات کو دریافت کیا چاہے کہ خُدا تعالیٰ نے یہ ساری موجُودات کیا جسمانی کیا روحانی کیوں اور کس سبب سے پیدا کی ہے۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ خُدا نے اِن سب چیزوں کو محبت اور اُلفت سے پیدا کیا ہے تاکہ اُس کا جلال ظاہر کریں۔ جب کوئی چیز ہنوز موجُود نہ تھی تب خُدا نے محبّت سے یہ ارادہ کیا کہ مخلوقات کو پیدا کرے جو اُس کی محبّت کی دولت اور شیرینی کا مزہ پا کے اُسے بھی اپنے دِل و جان سے پیار کرے اور ابدی خوشی اور خرمی حاصل کرے۔ اِس محبّت کا اِرادہ اُس نے اس طور سے پُورا کیا کہ اُس نے اِبتدا میں اپنے کلام کی قُدرت سے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اُس کی مرضی کے مُوافق دو عالم پیدا ہوئے یعنی عالم الغیب جس کی چیزیں رُوحانی وغیرہ فانی اور عالمِ ظاہر جس کی چیزیں جسمانی اور فانی ہیں۔ ایک عالم الغیب جس کی موجُودات ہم اِس جسمانی زِندگی کی حالت میں دیکھ نہیں سکتے ہیں۔ پر اُن کا وُجود کلام اللہ سے جانتے ہیں۔ اِس دُنیا کی چیزوں کو انسان اپنے حواس خمسہ سے دریافت کرسکتا ہے۔ لیکن عالم الغیب کو ہم اِیمان سے مانتے ہیں۔ اغلب ہے کہ نادیدنی چیزیں دیدنی چیزوں سے نہایت عمدہ اور شریف اور خُوب۔ دیدنی و جسمانی چیزیں تو فانی ہیں اور یکساں نہیں رہتیں برنادیدنی اور رُوحانی چیزیں غیرفانی اور لازوال ہیں۔ اُس

عالم الغیب میں خُدا کا جلیل تخت اور فردوس ہے ۔ وہ عالمِ بالا آسمانوں کا آسمان بھی کہلاتا ہے آسمان خُدا کا تخت اور زمین اُس کے پاؤں کی چوکی ہے +

جب کوئی بادشاہ یا امیر چاہے کہ کسی مقام کو آباد کرے تو وہ ایسی جگہ جس کی آب و ہوا اچھی ہو چُن کے اُس میں گھر و بازار و محلہ و سڑک بنوا کے اور کنوان کُھدوا کے اور درخت و باغ لگا کے اُس مقام کو آراستہ کرتا ہے کہ جس کی رعیت اُس میں خوشی اور آرام سے بود و باش کرے سب کچھ جو اُن کی پرورش اور آرام کے لئے ضرور اور درکار ہے مُہیا ہو گیا۔ تب لوگوں کو بُلا کے اُس جگہ بساتا ہے۔ اِسی طرح خُدا تعالیٰ نے بڑی محبت سے اِس زمین کو اِنسان کے رہنے کے لئے آراستہ کیا ہے ۔ اُس وقت تو کوئی اِنسان موجود نہ تھا جو اپنی آنکھوں سے اِس دُنیا کی پیدایش کو دیکھ سکتا۔ مگر ہم ایمان کی رُو سے جانتے ہیں کہ عالم خُدا کے کلام سے بن گئے اور جو خُدا نے اپنے پاک نبیوں کے وسیلے سے پیدایش کا بیان مُقدس نوشتوں میں لکھوایا وہی ہم ایمان سے قبول کرتے ہیں حضرت مُوسیٰ نے پیدایش کی کتاب میں ذِکر کیا ہے کہ جب خُدا نے شروع میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا اور یہ زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اُوپر اندھیرا تھا تب خُدا نے کہا اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا۔ پھر خُدا نے زمین کے اوپر فضا کو پھیلایا اور خشکی کو پانیوں سے جُدا کیا اور اُس کے حکم کے مُطابق زمین گھاس اور پھول اور نباتات اور اناج اور پھل دار درخت اُگا کے سرسبز ہوئی ۔ پھر خُدا نے سُورج اور چاند اور بے شمار ستاروں کو بنا کے آسمان کی فضا میں رکھا تاکہ زمین پر روشنی بخشیں اِس کے بعد خُدا نے پانی کو ہر طرح کی مچھلیوں سے اور ہوا کو ہر طرح کے پرندوں سے اور خشکی کو جنگلی جانوروں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں سے آباد کیا۔ جب اِسی طرح خُدا نے

اپنی بڑی اُلفت اور محبت سے زمین کو خوب تیار اور آراستہ کیا تھا تب اُس نے اِنسان کے پہلے ماں باپ یعنی آدم اور حوّا کو بھی پیدا کیا تاکہ وہ اور اُن کی اَولاد زمین پر سرداری کریں۔ بلکہ اِس سے بھی زیادہ محبت یُوں دکھائی کہ اُس نے عدن میں پورب کی طرف ایک نہایت خوبصورت اور خوش بہار باغ لگایا اور اُس باغ میں ہر طرح کے خوشنما درخت جن کے پھل بہت خوب تھے اُگائے اور آدم کو اُس میں رکھا۔ وہ باغ چہار نہروں سے خوب سیراب تھا۔ اِس بیان سے خداتعالےٰ کی محبت اور اُلفت کیسے عجیب طور سے ظاہر ہوئی اور اِنسان خدا کے نزدیک کیسا پیارا اور عزیز معلوم ہوتا۔ اِس قدر تو کوئی بادشاہ اپنی رعیت کے لئے کیا کریگا۔ ہاں اپنی عزیز اور پیاری اَولاد و خاندان کے لئے اِتنی خاطرداری کرے تو کرے اور یہ فی الحقیقت اِس احوال سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے آدم اور حوّا کو اپنے عزیز فرزند جان کر ایسی محبت اور اُلفت کا سُلوک اُن سے کیا۔ ہاں جیسا کہ ماں اپنے عزیز بچے کو پالتی اور پوستی ہے ویسا ہی آسمانی باپ اِنسان پر رحم اور محبت اور رغبت ظاہر کرتا ہے +

اپنے جسم و جان سے اِنسان اِس زمین اور زمینی مخلوقات سے علاقہ رکھتا ہے۔ لیکن اپنی رُوح سے وہ خدا اور آسمانی باشندوں سے متعلق ہے۔ پس اِنسان فی الحقیقت خدا کی نسل ہے۔ کیونکہ جب خدا نے آدم کو زمین کی خاک سے بنایا تھا تب اُس کے نتھنوں میں اپنا سانس پھونکا کہ وہ جیتی جان ہو گیا۔ خدا رُوح ہے اور اُس کا دم زندگی کا دم ہے۔ پس جو دم اُس نے آدم میں پھونکا اِس سے وہ ذی رُوح بن گیا۔ کامل محبت کی خاصیت یہ ہے کہ حبیب محبوب کو اپنی خوبیوں اور نعمتوں ہاں اپنی زندگی اور دولت اور خوشی میں شریک کرتا ہے۔ ویسی ہی کامل محبت خدا نے اِنسان پر ظاہر کی ہے۔

اُس نے آدم کو اپنی ہی صورت میں پیدا کیا۔ اپنی ہی زندگی سے اُس کو زندگی بخشی اور اپنی ہی رُوح سے اُس کو رُوح اور اپنی ہی حکمت سے اُس کو عقل و سمجھ بخشی اور اپنی ہی قدرت سے اُس کو طاقت و اختیار بخشا۔ ہاں اپنی ہی دولت و خزانہ و شان کی فراوانی سے اُس کو مالامال کیا۔ جیسا کوئی بادشاہ اپنی دُلہن کو اپنی شاہانہ دولت و خزانے کے زیور اور جواہرات سے آراستہ کرتا ہے۔ نیز یا خدا نے آدم کو اپنے حُسن و جمال سے ملبّس کیا۔ پس آدم و حوّا کو اِس آسمانی اور جلیلی پوشاک کے سوا کوئی زمینی پوشاک ضرور نہ تھی وہ ننگے تھے پر اِس سے واقف بھی نہ تھے۔ خدا نور ہے اور نور ہی اُس کا لباس ہے۔ پس اُس کے عزیز فرزند آدم و حوّا بھی نورانی پوشاک اور حُسنِ تقدّس سے مُلبّس تھے۔ تو کیا اِنسان خدا کا محبوب ہے اور خدا اِنسان کا حبیب؟ ہاں بیشک شروع میں ایسا ہی تھا اور اگر اِنسان اُس محبت میں قائم رہتا تو البتہ اب تک ایسا ہی ہوتا۔ ہم آگے دیکھینگے کہ خدا کی محبت نے اِنسان کی نجات کا ایسا ہی بندوبست کیا کہ ہم اُس اصلی حالت میں ہاں اُس اصلی حالت سے بھی زیادہ سرفراز ہونگے۔ شروع میں آدم و حوّا کا بدن بھی باوجود اس کے خاک سے بنایا تھا نہایت خوشکل اور خوبصورت تھا۔ زمین کے مخلوقات میں بھی بہت اچھے اور خوبصورت جانور پائے جاتے ہیں (مثلاً گھوڑا اور ہرن وغیرہ اور بعض پرند)۔ لیکن اِنسان کی مانند کوئی شکیل اور قد و قامت میں حسین اور شریف نہیں ہے۔ ہاں اپنی ظاہری صورت و شکل کے حُسن و جمال سے اِنسان سب مخلوقات میں سے اشرف اور بادشاہ معلوم ہوتا ہے اور اغلب ہے کہ شروع میں جب بے گناہ اور بیماری اور کمزوری اور موت سے آزاد تھا۔ تب اُس کی شکل ایسی حُسنِ تقدّس سے آراستہ تھی کہ وہ جلیل فرشتوں کا ہمجنس اور ہمشکل ہو کے اُن کی صحبت اور

ملاقات کرنے کے لائق تھا۔ آدم کی ظاہری اور باطنی شکل دونوں موافق تھیں۔ ہر انسان کی دو شکلیں ہیں ایک جسمانی جو ظاہری ہے اور ایک باطنی ہے جو رُوح کی شکل ہے۔ گناہ کے سبب سے انسانی ذلت وطبیعت میں ناموافقت ہُوئی ہے۔ یہاں تک کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایک شخص کی ظاہری شکل اچھی لیکن باطنی شکل بُری ہوتی ہے۔ کبھی کبھی بیرونی وجسمانی شکل عمیدہ لوگ نزدہ لیکن باطنی شکل اچھی اور خوبصورت ہوتی ہے۔ شروع میں یہ ناموافقت نہ تھی بلکہ انسان کی ظاہری شکل یعنی اُس کا بدن ایسا پاک صاف اور شفاف تھا کہ گویا اُس کی باطنی شکل جو الٰہی نُور سے بارونق اور چمکدار تھی۔ اِس کے جسم کے اندر سے یُوں چمکتی تھی۔ جیسے چراغ یا بتّی شیشے کے فانوس میں۔ پس انسانی شکل باہر اور اندر کے سب عیب اور گناہ کے داغوں سے پاک و صاف ہو کے نیکی اور صداقت اور محبت کی پوشاک میں ملبّس تھی +

پھر آدم اور حوّا اپنے عزیز باپ وحبیب خُدا کی صُحبت اور قُربت میں کمال خُوشی اور خوشنُودی اور آسودگی اور سعادت پاتے تھے۔ کیونکہ حبیب ومحبُوب کے درمیان آپس کی شناسائی اور پہچان ضرور ہے اور جس قدر انسان خُدا کے کمال اور جمال کو زیادہ پہچانتا ہے۔ اُسی قدر اُس کی محبت خُدا سے بڑھیگی اور جس قدر محبت بڑھتی جاتی ہے اُسی قدر خوشی اور سعادت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ لیکن محبت میں آزادگی اور خُود مُختاری بھی ضرور ہے یعنی حُکم یا زبردستی سے محبت ہرگز پیدا نہیں ہوتی۔ پس خُدا نے انسان کو خُود مُختاری اور آزادی بخشی۔ تاکہ وہ اپنی دِلی خُوشی اور اپنی مرضی سے خُدا کو پیار کرے اور جو خُدا نے اپنی حِکمت سے انسان کو عقل وسمجھ بخشی ہے اُسی سے وہ طاقت ولیاقت پاتا ہے کہ خُدا کو جو ساری خُوبیوں اور نیکیوں

اور نعمتوں اور برکتوں کی معموری اور سرچشمہ ہے اچھی طرح سے پہچان سکے پس اُس حال میں وہ سارے دِل و جان سے اپنے خالق کا طالب اور آرزومند تھا اور اپنی خوش وقتی اور نیک بختی صرف خُدا کی رضامندی میں سمجھتا تھا۔ اپنے محبُوب باپ کی رفاقت اور صحبت میں قائم رہ کر انسان ہر دم تازگی اور زندگی حاصل کر کے روز مرّہ قُوّت و طاقت اور حکمت و لیاقت اور ہر طرح کی خوبی اور نعمت میں ترقّی کرتا رہا۔ اُس کا دِل اُس کے عزیز معبُود کی ہیکل اور تخت اور اُس کی رُوح اور جان اور بدن کی ساری طاقتیں سارے خیالات اور خواہشیں اور سارے اقوال اور اعمال اُس پیارے مخدوم کے تابع تھے۔ اُس کا دِل اِلٰہی محبت سے لبالب تھا۔ اپنے معبُود کی مرضی بجالانا اور اُس کا جلال ظاہر کرنا وہ اپنے سارے دِل و جان سے چاہتا تھا اور اِس کام میں بلاناغہ مشغول ہو کے کمال خوشحال رہتا تھا +

اِس دُنیا میں تین طرح کے مخلوق ہیں بے جان اور جاندار اور اِنسان۔ بے جان میں صرف بت اور جان نہیں ہے۔ جو جاندار ہیں وہ جان اور جسم رکھتے ہیں اِنسان میں جان اور جسم کے علاوہ رُوح بھی ہے ذی رُوح ہو کے اِنسان اشرف المخلوقات اور اِس زمین کا سردار ہونے کے لائق اور قابل ٹھہرتا اور جیسا ہم نے دیکھا ہے جو کچھ خُداتعالیٰ نے پیدا کیا ہے اِنسان ہی کے لئے پیدا کیا اور سب کچھ اُسی کے تابع کر دیا ہے۔ شُروع میں ایسا ہی تھا کہ ساری زمین اور جو کچھ اُس میں ہے اِنسان کی تابعدار تھی۔ سب درندے پرندے اور کیڑے مکوڑے۔ ہاں عنصر بھی اِنسان کے اِختیار میں تھے۔ اِن دِنوں میں بھی باوجود اِس کے کہ اِنسان گُناہ کے سبب سے اپنے اوّل درجے سے گِر گیا ہے۔ یہ زمین

اور سب کچھ جو اس پر ہے دنیا کی تابعداری اور خدمت کرتے ہیں تو بھی شروع میں اور اب میں بڑا فرق ہے۔ جیسا آگے دیکھینگے۔کیونکہ اب وہ میل و موافقت اور شایستگی خلقت میں جاری نہیں ہے جیسی شروع میں تھی۔ تو اِبیل اور محبت کا خدا ہے اور جب یہ خلقت پیدا ہوئی تو اس کی سب سرحدوں میں اور سب مخلوقوں کے درمیان باہم میل محبت اور موافقت تھی۔ عناصر میں بھی موافقت تھی اور جاندار وں کے بیچ بھی ایسی کہ اُن میں ایک دوسرے کو نہیں ستاتا تھا۔ جیسے کسی عزت دار خاندان میں یگانگت اور میل محبت ہوتی ہے۔ ویسا ہی اُن دنوں میں اس سرزمین پر سارے مخلوقات آپس میں میل رکھتے تھے۔ خدا کا تخت فردوس میں تھا اور خدا کی حکمت سب پر مسلط تھی۔ جیسا خدا نور اور نور چمکتا تھا اور جیسا وہ زندگی کا سرچشمہ ہو کے زندگی جاری کرتا ویسی اس کی محبت کی فراوانی اور زور۔ ہی ایک دریا کی مانند آسمان اور زمین کو اسی طرح گھیرے ہوئے تھے جیسے ہوا زمین کو گھیرتی ہے اور جیسے سب جاندار ہوا سے جیتے اور پلتے ہیں ویسے اُن دنوں میں زمین کے سارے مخلوقات خدا کی زندگی بخش محبت میں جیتے اور چلتے پھرتے تھے۔ خاص کرکے انسان جس کو خالق نے زمین کا سردار اور نائب مقرر کیا تھا خدا کی محبت سے معمور ہو کر بڑی محبت اور ہوشیاری سے سب مخلوقات پر سرداری کرتا تھا۔ جیسا ایک اچھے گھرانے میں گھر کا مالک اپنے گھر کا بندوبست محبت اور ہوشیاری سے کرتا ہے۔ جب تک گناہ دنیا میں نہیں آیا تھا تب تک کوئی دکھ اور تکلیف ہاں موت بھی دنیا میں نہیں آئی تھی۔ ہاں زمین خدا کی رحمت سے معمور تھی۔ پس واجب اور لازم ہے کہ ہم خدا کی شکر گذاری دل وجان

سے کریں جیسا قدیم سے اُس کے بندوں کا دستور ہے۔ "اے ساری سرزمینو! خداوند کے لئے خوش آوازی سے شکرگزاری کرو۔ خوشی سے خداوند کی عبادت کرتے ہوئے اُس کے حضور حاضر ہو۔ تم جانو کہ خداوند ہی خدا ہے۔ اُس نے ہم کو بنایا اور نہ ہم نے اپنے تئیں۔ ہم اُس کے بندے ہیں اور اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں۔ شکرگزاری کرتے ہوئے اُس کے دروازوں میں اور حمد کرتے ہوئے اُس بارگاہوں میں داخل ہو۔ اُس کے احسان مند ہو اُس کے نام کو مبارک کہو کہ خدا بھلا ہے اور اُس کی رحمت ابدی ہے اور اُس کی وفاداری پشت در پشت ہے۔"

نہ صرف زمین بلکہ آسمان بھی خدا کا جلال بیان کرتے ہیں اور افلاک اُس کی دستکاری دکھاتے ہیں۔ (زبور 19:1) "اپنی آنکھیں اوپر اٹھاؤ اور دیکھو کہ کس نے اِن سب کو خلق کیا وہ اُس کے لشکر کو شمار کرکے نکالتا ہے اور اُن میں ہر ایک کا نام لے کے اُسے بلاتا ہے اور اُس کی قدرت کی بڑائی کے باعث اور اُس کے بازو کی توانائی کے سبب ایک بھی غیر حاضر نہیں رہتا۔" "خداوند کی ستائش کرو! افلاک پر سے خداوند کی ستائش کرو۔ بلندی پر سے اُس کی ستائش کرو۔ اے اُس کے سب فرشتو اُس کی ستائش کرو۔ اے اُس کے سب لشکرو اُس کی ستائش کرو۔ اے سورج اور اے چاند اُس کی ستائش کرو۔ اے روشن ستارو تم سب اُس کی ستائش کرو۔ اے آسمانوں کے آسمان اور اے پانیو! جو آسمان پر ہو اُس کی ستائش کرو۔ وہ خداوند کے نام کی ستائش کریں کہ اُس نے حکم دیا اور وہ سب موجود ہوگئے" "اُس کے کلام سے آسمان بنے اور اُس کے سارے لشکر اُس کے منہ کے دم سے" (زبور 33:6) زمین تو بہت بڑی ہے اور اُس کی مخلوقات بےشمار

تو بھی کسی حد تک اُس کی ستایش اور شمار کرنا ممکن ہے۔ لیکن آسمان اور اُن کے لشکر انسان کی دریافت سے باہر ہیں بمقابلہ اُس کے زمین اور اُس کی معموری ایک قطرے کے مانند ہے۔ اہلِ ہیئت بڑی بڑی دوربینوں سے جہاں تک ہو سکتا ہے ستاروں کا حال دریافت کرتے ہیں چنانچہ ایک بڑا رونق دار ستارا ہے جو دوربینوں سے دو بڑے ستاروں کی طرح نظر آتا ہے اور اُس کا فاصلہ زمین سے اتنی دُور ہے کہ ریل گاڑی اگر ایک دن پانچ سو کوس کی راہ چلے تو اُس ستارے تک پہنچنے کے لیے بیس کروڑ برس صرف ہو جائیں گے۔ وہ دونوں ستارے بڑی دوربین سے سورج کی مانند رونق دار معلوم ہوتے ہیں۔ اس لیے اتنی دُور سے دکھائی دیتے ہیں۔ سورج زمین سے نو کروڑ دس لاکھ یا دس کروڑ میل دُور ہے۔ وہ ستارے ایک دُوسرے سے تین سو تیستھ کروڑ میل دُور ہیں تو بھی اگر بڑی بڑی دوربین کے بغیر اُن کو دیکھتے تو وہ دونوں صرف ایک بڑا ستارا معلوم ہوتے۔ اِس سبب سے اُس ستارے کو توام ستارہ کہتے ہیں۔ اگر ممکن ہوتا کہ اُس دُور دراز ستارے پر جا کے کوئی مسافر دوربین سے دیکھے تو اغلب ہے کہ اُس ستارے کے اُس پار بھی اِتنی ہی فاصلے پر اور ستارے نظر پڑینگے۔ اب تو ستارے دیدنی خلقت میں محسوب ہیں اور اُوپر کے حساب سے دیدنی عالم بے شمار اور انسانی دریافت سے باہر معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر دیدنی عالم انسانی عقل سے بعید ہے تو کتنا زیادہ نادیدنی اور غیر فانی عالم بے شمار اور لا محدود اور انسانی عقل سے دُور ہوگا تو بھی سارے مخلوقات کیا زمینی کیا آسمانی کیا دیدنی اور کیا نادیدنی خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کی قدرت سے باہر نہیں۔ بلکہ الٰہی لطف اور محبت دونوں جہانوں

جہان کو گھیرے رہتے ہیں۔ فی الحقیقت الٰہی لطف اور محبت ایک اتھاہ اور اپار سمندر ہے۔ وہی سچا پریم ساگر ہے جس میں سارے مخلوقات رینگتے اور چلتے پھرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ساری ذات و صفات سراسر کمال اور تمام اور پُر جلال و جمال ہیں۔ تو بھی ایک صفت اُس کی ایسی ہے جس کو سب دُوسری صفتوں کا تاج کہنا مناسب ہے۔ کیونکہ اگر یہ صفت اُس میں نہ ہوتی تو اغلب ہے کہ ہم میں سے کوئی موجود نہ ہوتا اور اگر موجود بھی ہوتا تو بیشک سب سے سب گناہ کے سبب سے ابدی ہلاکت میں پڑتے۔ یہ خاص و عُمدہ صفت جس سے نہایت تسلی اور خُوشی اور آرام ملتا ہے اور جس پر ہماری ابدی نجات و حیات کی اُمید موقوف ہے۔ سو یہ ہے کہ ہمارا خُدا محبت ہے اور رحمت و شفقت اور فضل و کرم سے معمُور۔ اُس کی محبت کی اونچائی اور گہرائی اور اُس کی چوڑائی اور لمبائی کو کوئی مخلوق نہیں جانتا۔ کیونکہ وہ لامحدود ہے جس طرح ساری خلقت آسمان و زمین خُدا کی قُدرت اور حکمت کا جلال بیان کرتی ہے ویسے ہی اُس کی محبت اور شفقت کی افراط بھی اظہار کرتی ہے۔ اگر آدم زاد گناہ کے سبب سے بہرے نہ ہوتے تو سب خُدا کی حمد و تعریف کی خُوش آواز نغمہ کے شنوا ہوتے جس میں ساری مُوجُودات اور مخلوقات بلاناغہ شامل ہوتے ہیں مگر صرف دو قسم کے مخلوق ہیں جو اس سے محروم ہیں۔ یعنی وہ فرشتے جو نافرمانبرداری میں پڑے اور گنہگار انسان اور جب تک یہ سچی توبہ اور ایمان سے نئے مخلوق نہیں بنینگے۔ تب تک اِس شکرگزاری کے نغمہ میں شامل نہ ہونگے۔

لیکن ہم نے ناظرین خاموش اور بے پروا نہ رہیں۔ بلکہ دل اور آواز ملاکے اُس خُوش الحان نغمہ میں ہوں اور اپنی زندگی کو خُدا کی تعریف

اور شکرگزاری میں بسر کریں +

ممدوح ہو رحمت کی افراط — ممدوح ہو شفقت کی بہتات
ممدوح ہو لطف کی فراوانی — ممدوح ہو کرم اور مہربانی
ممدوح ہو فضل کی معموری — ممدوح ہو الفت کی بھرپوری

اب اے ناظرین غور اور لحاظ کیجئے کہ خدا کیسی کثرت سے ہم کو پیار کرتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ ہم ہوش میں آئے اس کی پدرانہ شفقت اور الفت ہم کو گھیرے ہوئے تھی۔ محبت سے اس نے ہم کو پیار کیا اور پیدایش سے اب تک روزمرہ وہی ہم کو پالتا پوستا اور کھلاتا پلاتا اور پہناتا ہے۔ جو کچھ ہمارا ہے وہ سب کا سب اسی کا انعام ہے۔

انسان کی بے گناہی کی حالت کا رسالہ **دینِ حق** کی تحقیقات کے صفحہ ۔ سے ۱۰ تک مفصل بیان ہو چکا ہے اور اس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کیسا نیک بخت اور خوش وقت تھا۔ جب تک اپنے عزیز مالک خدا کی قربت اور محبت میں قائم رہا +

عالم الغیب کی بابت جس کی مخلوقات نادیدنی اور غیرفانی اور لازوال ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں صرف اتنا ظاہر فرمایا جتنا سچے مومنوں کے لئے ضرور ہے تاکہ وہ ان آسمانی چیزوں کی خوبی کو کمال ایمان کی قدرت سے پہچان کے ان کی تلاش میں رہیں اور ان پر اپنا دل لگائیں نہ ان چیزوں پر جو زمین پر ہیں۔ جیسا لکھا ہے کہ خدا نے اپنے پیار کرنے والوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ آدمیوں کے دل میں آئیں۔ لیکن خدا نے اپنی روح کے وسیلے سے ہم پر ظاہر کیا کہ روح ساری چیزوں کو بلکہ خدا کی گہری باتوں کو دریافت کر لیتی ہے

(۱ قرنتیوں ۲: ۹ و ۱۰) خُدا تعالیٰ تو اُس نُور میں رہتا ہے جس تک کوئی مخلوق نہیں پہنچ سکتا اور نہ اُسے کسی اِنسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے اُسی کی عزّت و قُدرت ابدی رہے آمین۔" نُور اُس کا لباس ہے اور وہ سب نُوروں کا بانی ہے۔ جس میں بدلنے اور پھر جانے کا سایہ بھی نہیں اور اُسی سے سب اچھی بخشش اور کامل انعام اُترتے ہیں۔ جب جب پاک نبیوں نے عالم الغیب کی چیزیں دیکھیں تو اُنہوں نے اپنی جسمانی آنکھوں سے اُنہیں نہیں دیکھا بلکہ وہ رُوح میں ہو گئے اور خُدا نے رُوح القُدس سے اُن کی رُوحانی آنکھوں اور کانوں کو روشن کیا تھا تاکہ وہ عالم الغیب کی چیزیں دیکھیں اور سُنیں۔ لیکن تو بھی اُنہوں نے خُدا تعالیٰ کو نہ دیکھا بلکہ صرف اُس کا جلالی تخت اِن کو نظر آیا جیسا حزقیئیل نبی اور یُوحنّا رسول نے اپنے نوشتوں میں اُس کا بیان کیا۔ اُس تخت کے چوگرد فرشتوں اور مُقرب فرشتوں کے بے شمار لشکر ہیں اور اِس ہی سبب سے خُدا ربّ الافواج کہلاتا ہے اُن مُقرّب فرشتوں میں کرّوبین اور سرافین اور جبرائیل اور میکائیل اور اُرئیل وغیرہ مشہور ہیں اور مطلب ہے کہ وہ بڑی بڑی فوجوں کے سردار اور لشکر کش ہیں۔ وہ فرشتے بھی نُور سے مُلبّس ہیں اور جب قدیمی زمانوں میں کسی اِنسان کو نظر آئے تو اُن کی شکل سے اِنسان کو نہایت دہشت آئی۔ سلاطین کی دُوسری کتاب (۶ باب) میں لکھا ہے کہ شاہِ آرام نے ایک وقت بڑا لشکر گھوڑوں اور گاڑیوں سمیت بھیجا تاکہ الیشع نبی کو پکڑ لائے۔ اُس لشکر نے رات کے وقت اُس شہر کو گھیرا جس میں وہ مردِ خُدا رہتا تھا۔ جب اُس کے خادم نے فجر کو اُٹھ کے اُس لشکر کو دیکھا تو حضرت الیشع کے پاس دَوڑ کے کہا کہ افسوس اَے صاحب ہم کیا کرینگے۔ اُس نے کہا مت ڈر

ہمارے ساتھ والے اُن کے ساتھ والوں سے بہت زیادہ ہیں جب الیشع
کی دُعا کے مُطابق خُدا نے اُس کے خادم کی آنکھیں کھولیں تو اُس نے
جونگاہ کی تو کیا دیکھا کہ الیشع کے گرداگرد کا پہاڑ آتشی گھوڑوں اور گاڑیوں
سے بھرا ہُوا ہے۔ فرشتوں کا تو خاص کام یہ ہے کہ خُدا تعالیٰ کی حمد و تعریف
کریں اور کروبین اور سرافین بلاناغہ پکارتے ہیں۔ قدوس قدوس قدوس
خُدا رب الافواج۔ سارا جہان اُس کے جلال سے معمور ہے۔ (یسعیا ۶ : ۳)۔
لیکن سوا اِس کے فرشتے سب خدمت گزار روحیں ہیں جو خُدا کے سچے
بندوں اور نجات کے وارثوں کی خدمت اور حفاظت کے لئے بھیجی جاتی
ہیں۔ (عبرانیوں ۱ : ۱۴) اِس میں بھی خُدا کی عجیب محبت ظاہر ہوتی ہے
پھر عالمِ ارواح میں فردوس ہے۔ جو سچے مومنوں کی رُوحوں کے لئے
جائے آرام ہے۔ بے دینوں اور بدکاروں کے لئے بھی جنہوں نے توبہ نہیں
کی۔ ایک قید خانہ وہاں موجود ہے۔ جس میں اُن کی رُوحیں عدالت کے
دن تک تڑپتی ہیں +

پھر شیطان اور اُس کے فرشتے بھی جو شریر روحیں ہیں نادیدنی
مخلوقات ہیں۔ اُن کے لئے اور شریر انسان کے لئے دوزخ ہے۔ لیکن
خُدا کے بندوں کے لئے آسمان کی جلیل بادشاہت تیار کی گئی ہے جو
مقدسوں کی میراث ہے۔ خُدا کی محبت کا اِرادہ اِسی میں پُورا ہوتا ہے کہ
اُس کے سچے بندے اُس کی آسمانی بادشاہت کے وارث ہوں۔ اُس
کی محبت کی ساری دولت اور معموری سے معمور ہو جائیں اور اُس کی
شیرینی اور خوبی کا مزہ کامل طور سے اُٹھا کے کمال آسودگی خوشنودی
حاصل کریں +

دُوسرا باب

خُدا کی محبت دُنیا کی پرورش میں

جیسا خُدا تعالیٰ نے دُنیا کو خالص محبت سے خلق کیا ہے اسی طرح وہ اپنی کمال محبت سے اُس کی پرورش بھی کرتا ہے اور سب چیزوں کو سنبھالتا ہے۔ باوجود اِس کے کہ گناہ کے سبب سے اِنسان اپنی اصلی حالت اور درجے سے برگشتہ ہُوا اور اِنسان کی نافرمانبرداری سے مَوت اور ہر طرح کا دُکھ اور تکلیف اور ناموافقیت اور گربڑی دُنیا میں جاری ہُوئی۔ تو بھی خُدای کریم و رحیم نے اپنی محبت کا ہاتھ آدم زاد سے بالکل نہیں کھینچ لیا۔ بلکہ اب تک "اپنے سُورج کو بدوں اور نیکوں پر اُگاتا اور راستوں اور ناراستوں پر مینہ برساتا ہے" جب حضرت نوحؑ کے وقت آدمیوں کی بدی زمین پر بہت بڑھ گئی تھی تب اُس نے بڑے طُوفان کے پانیوں سے سب موجودات جو زمین پر ہے اِنسان سے لے کے حیوانات تک اور کیڑے مکوڑوں اور آسمان کے پرندوں تک زمین سے مٹا دی فقط نوحؑ اور اُس کی جورو اور تین بیٹے اور اُن کی جورواں آٹھ شخص اور اُن کے سوای جاندار اور پرندے دو دو جو کشتی میں تھے طُوفان سے بچ رہے۔ جیسا پیدایش کی کتاب کے ۶۔ ۷ اور ۸ باب میں مرقوم ہے۔ لیکن تب سے خُدای رحیم کے حکم کے مطابق زمین پر بونا اور لونا۔ سردی اور گرمی۔ ربیع اور خریف موقوف نہ ہُوئی اور نوحؑ

اور اُس نے بیٹوں کو برکت دے کے کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو آباد کرو
اور سب چرندے اور پرندے اور جو کچھ زمین اور پانی میں ہے تم سے ڈرتے
اور کانپتے رہینگے اور تمہارے بس میں کئے جائینگے ۔

بیشک پیشتر سے اب نہایت بڑا فرق ہے ۔ جیسا دینِ حق کی
تحقیق باب گناہ کی حقیقت صفحہ ۱۳ تا ۲۸ میں ذکر ہو چکا ہے ۔ کیونکہ
انسان گناہ کے سبب خدا سے جو حیات اور سب خوبیوں کا سرچشمہ ہے
جدا ہو گیا اور زمین پر لعنت پڑی ہے ۔ جب سے اِس زمین کا نائب اور سردار
اپنے مالک اور خدا سے جدا ہؤا تب سے جان داروں میں بھی ناموافقت
ہوئی کہ وہ ایک دوسرے کو ستاتے اور پھاڑ کھاتے ہیں ۔ زمین اکثر اپنا
حاصل نہیں دیتی ہے اور عناصر میں بھی ناموافقت اور بگاڑ ہؤا ہے ۔
کبھی زیادہ گرمی اور کبھی زیادہ سردی کبھی ہوا کی زیادتی سے آندھی اور
طوفان اور کبھی آگ یا پانی سے بڑے نقصان کبھی بھونچال کبھی کال
کبھی وبا اور مری دُنیا میں ہوتی ہے ۔

آدمیوں کے بیچ میں خود پرستی اور شکم پرستی اور زر پرستی اور دُنیا
پرستی اور بُت پرستی اور اُن ہی سے دشمنی اور ڈاہ اور حسد اور ہر طرح کی
بدکاریاں اور شرارتیں اور خرابیاں پھیل گئیں ۔ اِسی واسطے آدم زاد ہر طرح
کی مصیبتوں اور بیماریوں اور کمزوریوں اور دُکھ اور درد اور رنج و غم اور
خوف اور خطرے کے دریا میں ڈوبے ہیں یہاں تک کہ یہ دُنیا ایک دُکھ
ساگر بن گئی ۔ جو پیشتر خدا کی محبت سے ایک سُکھ ساگر پیدا ہوئی تھی ۔
ہاں اِنسان اُس شریر اور نافرمانبردار بیٹے کے مانند ہو گیا جو اپنے باپ
کا گھر چھوڑ کے بھاگ گیا اور اِس دُنیا کے بازار میں اپنے مال کو شرارت میں

اُڑا دیتا اور یہاں تک گناہ کے نشے میں بیہوش پڑا ہے کہ اپنے آسمانی باپ کو بھول اور اپنی اصل و نسل سے بھی ناواقف ہو گیا ہے ۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ اگر خدا محبت ہے تو کیوں انسان پر اتنا دُکھ اور درد اور بیماری وغیرہ بھیجتا ہے ۔ اس میں تو محبت نہیں بلکہ بڑا غضب اور غصہ ظاہر ہوتا ہے ۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ بیشک گناہ کے سبب خدا کا غضب آدم زاد پر ہے ۔ لیکن غور کیجئے کہ اگر آپ کا ایک عزیز بیٹا ہو جو بُری صحبت میں پڑ کے شرارت کرے تو آپ بھی اُس سے ناخوش ہونگے تو بھی اپنے فرزند کو غصے میں پھینک نہیں دینگے نہ مار ڈالینگے بلکہ اپنی سمجھ کے موافق اُسے تنبیہ کرینگے اور پیٹینگے اِس مطلب سے کہ وہ اپنی شرارت سے باز آئے اور پھر ایسا بُرا کام نہ کرے ۔ کیونکہ اُسے تنبیہ نہ کی جائے تو ضرور شرارت میں بڑھیگا اور جب بڑا ہو گا تو چور یا ڈاکو یا حرام کار یا خونی وغیرہ ہو کر قید خانے میں پڑیگا یا پھانسی دیا جائیگا اپنے و سارے گھرانے کے لئے نہایت بڑے دُکھ و غم اور شرم و بے عزتی کا باعث ہو گا ۔ پس آپ محبت سے اپنے بیٹے کو تنبیہ کرتے ہیں ۔ وہ کونسا بیٹا ہے جسے باپ تنبیہ نہیں کرتا ۔ اسی طرح خدا تعالیٰ جو کرم اور رحمت و فضل سے معمور ہے پدرانہ شفقت اور رغبت سے فرزندوں کی مانند ہمارے ساتھ سلوک کرتا ہے اور جو کچھ دُکھ و درد و بیماری و مصیبت ہم پر بھیجتا ہے کہ ہم کو تنبیہ کرے تاکہ ہمارا دل ٹوٹے اور ہم اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرکے اپنی بُری راہوں سے باز آئیں اور اپنے آسمانی باپ خدا کی طرف رجوع کریں کیونکہ خدا کسی آدمی کا مرنا نہیں بلکہ یہی چاہتا ہے کہ وہ بُرائی سے باز آوے اور پچھتا کے رجوع لائے اور زندگی پائے ۔ کیسا ہی بھی پیشتر اس سے کہ وہ

اپنے کھیت میں بیج بوئے اپنا ہل چلاتا ہے اور سب پتھر کنکر اور کانٹے نکال کر پھینک دیتا ہے جب ہل چلانے اور پانی پڑنے سے زمین خوب گداز اور نرم ہو جاتی ہے تب ہی گیہوں کا بیج اُس میں بخوبی جمتا ہے۔ اگر ہل نہ چلائے تو بیج کیونکر جمے سخت زمین میں اگر بیج بویا جائے تو چڑیا آکر اُسے چگ لیگی۔ پس ہل چلانا ضرور ہے۔ ایسا ہی خدا بھی کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے کلام کا اچھا بیج انسان کے دل میں بوئے۔ انسان کا دل کھیت کی مانند ہے۔ لیکن گناہ سے اُس کا دل سخت ہو گیا اور اب وہ اِس جنگل کی مانند ہے جس میں کانٹے اور اونٹکٹارے یعنی ہر طرح کے بُرے خیال خون زنا۔ حرامکاری۔ چوری۔ جھوٹ اور کفر پیدا ہوتے ہیں۔ اِن ہی باتوں سے جو اُس کے دل سے نکلتی ہیں۔ آدمی ناپاک ہوتا ہے۔ نہ اُن چیزوں سے جو آدمی کے منہ میں جاتی ہیں۔ (متی ۱۵: ۱۹) پس خدا اپنے کھیت یعنی انسان کے دل کو گداز اور نرم اور صاف کرنے کے لئے ہل چلاتا ہے یعنی دُکھ۔ بیماری اور کال وبا بھیجتا ہے تاکہ لوگوں کی سخت دلی دور ہو جائے اور وہ اپنے بُرے کاموں سے سچی توبہ اور افسوس کریں۔ جب اِسی طرح لوگوں کے دل کا کھیت تیار ہو گیا اور توبہ اور غم کے آنسوؤں سے ایسا تر ہوا جیسا برسات سے۔ تب خدا کے کلام کا بیج اُس میں جڑ پکڑ کے بڑھیگا اور پھل بھی لائیگا کچھ سَو گنا کچھ ساٹھ گنا کچھ تیس گنا۔ متی ۱۳ باب پس خدا تعالیٰ گنہگار آدمیوں پر بڑا ہی رحیم اور مہربان ہے۔ قہر میں دھیما اور شفقت میں بڑا ہے۔ جیسے باپ اپنے بیٹوں پر ترس کھاتا ہے اُسی طرح خداوند اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں رحم کرتا ہے۔ ہاں ہمارا خداوند خدا ہی رحیم اور برداشت کرنیوالا اور صابر اور درد مند اور فضل اور وفا میں بڑا ہے۔ خداوند مہربان اور سراسر لطف

ہے۔ غصہ کرنے میں دھیما اور کثرت سے رحیم ہے۔ وہ سب کے لئے بھلا ہے اور اُس کی لطیف رحمتیں اُس کی ساری خلقت پر ہیں اور اُس کی ساری دستکاریاں اُس کی ثنا خوانی کرتی ہیں ۔

وہ برکت جو خدا تعالیٰ نے حضرت نُوح اور اُس کے بیٹوں کو طوفان کے بعد دی ہے کیا ہی کثرت سے پُوری ہُوئی ہے اُن سے دُنیا کے سارے ملک آباد ہو گئے یہاں تک کہ دُنیا کی کُل آبادی اندازہ سے ایک سو بیالیس کروڑ چالیس لاکھ چھیالیس ہزار چھ سو آدمی ہے اور سوای اِس کے کتنے بے شُمار جاندار ساری دُنیا میں مَوجُود ہیں ۔

وہ کَون ہے جو اِن سب کو روز کھلاتا پلاتا اور پہناتا ہے۔ کَون اِس نہایت بڑے خاندان کا مالک اور پروردگار ہے۔ یہ تو ایک بات ہے جو غور اور لحاظ کرنے کے لائق ہے۔ یہ وُہی خدا ہے جس نے ساری چیزوں کو محبت سے پَیدا کیا۔ وُہی محبت سے ساری چیزوں کو پالتا ہے۔ وہی کریم پروردگار ہے جس کی لطیف رحمتوں سے ساری زمین معمور ہے اُسی نے پَیدایش کے تیسرے روز خشکی کو پانی سے جدا کر کے زمین کو حُکم دیا کہ ہر قسم کی گھاس اور نباتات اور اناج پھل دار درختوں کو آپ میں بیج رکھتے ہیں اُگائے۔ پس اُسی کے حُکم کے بموجب جو کبھی ٹلتا نہیں زمین سال بسال اور موسم بموسم گھاس اور نباتات اور غلّہ اور ہر طرح کے پھول اور میوے اِنسان کی پرورش کے لِئے پَیدا کرتی ہے۔ یہ کیسی کمال محبت اور اُلفت و حکمت کا بندوبست و انتظام ہے۔ یہ زمین تو مٹّی اور خاک ہے۔ اِس میں کیا طاقت ہے کہ اِتنے آدمیوں کے لِئے کھانا پَیدا کرے۔ ہاں یہ زمین اور عناصر اِنسان کے خادم ہیں۔ اِسی پر اِنسان لیٹتا سوتا بیٹھتا اسی پر چھوٹا بچہ ہو کے

ہاتھ پاؤں سے چلتا اسی پر لوٹتا اور کھیلتا پھر اسی پر چلتا دوڑتا کودتا ناچتا اسی سے اپنا کھانا پاتا اسی سے اپنا گھر بناتا اور جب زندگی کا سفر تمام ہوتا تو گویا اسی کے گود میں آرام پاتا ۔

یہاں تک یہ زمین انسان کی پرورش کے لیئے خدمتگذار ہے کہ لوگوں نے اُسے انسان کی ماں کہا ہے ۔ ویسے ہی پانی بھی انسان کا غلام ہے اور اُس کی خدمت کے لیئے موجود ہے اگر زمین کی خوراک سے اُس کی بھوک جاتی رہتی تو پانی اُس کی پیاس کو بجھاتا ہے اور اُسے تازگی و صفائی بخشتا ہے ۔ اگر زمین انسان کی ماں ہے تو پانی اُس کی دایہ ہے ۔ اگر برسات میں پانی نہ پڑتا تو زمین سے کچھ پیدا نہ ہوتا ۔ پھر اگر سمندر میں پانی کا بڑا ذخیرہ نہ ہوتا تو بادل کہاں سے آتے ۔ پھر سمندر اور دریاؤں پر جہاز وغیرہ کس طرح چلتے ۔ پس جیسی زمین ویسا پانی بھی انسان کی پرورش اور خدمت کے لیئے درکار ہے ۔ پھر ہوا بھی انسان کی خدمت کرتی ہے ۔ اُسی سے دم لیتا ہے اور چاروں طرف اسی سے گھرا رہتا ہے ۔ اگر ہوا انسان کو نہ ملتی تو آدمی فی الفور مرجاتا ۔ ہوا کے چلنے سے انسان کو بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ وہی سمندر سے بادل لاتی ہے تاکہ زمین پر پانی برسے ۔ پھر ہوا کی مدد سے سمندر پر جہاز چلتے ہیں اور بعض ملکوں میں چکی بھی وہی چلاتی ہے ۔ اسی طرح آگ بھی انسان کی خادم ہے ۔ اُسی طرح اپنا کھانا پکاتا اور رات کو روشنی پاتا ہے اور اگر سورج نہ ہوتا تو کچھ اُجالا زمین پر نہ ہوتا اور کچھ بھی پیدا نہ ہوتا ۔ ہاں چاند اور ستارے بھی روشنی نہ پاتے ۔ پس سورج و چاند بھی انسان کی خدمت و آرام کے لیئے موجود ہیں ۔ غرض چاروں عناصر زمین اور پانی اور آگ اور ہوا انسان کی خدمت کرنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان کو انسان ہی

کے لئے پیدا کیا۔ باوجود اس کے کہ یہ چاروں عناصر انسان کی زندگی اور پرورش کے لئے ضروری ہیں۔ تو بھی ان میں سے کوئی عنصر نہیں جو اپنے آپ اس کی پرورش کر سکتی ہے۔ مثلاً زمین کی خاک آپ سے آپ کچھ طاقت نہیں رکھتی کہ انسان کو خوراک دے۔ اگر انسان صرف خاک پھانکیگا تو جلد مر جائیگا۔ کوئی عالم مشتاق تھا کہ یہ بات دریافت کرے کہ درخت کی لکڑی اور چھلکا اور پتیاں وغیرہ مٹی سے پیدا ہوتے ہیں یا نہیں کیونکہ اگر درخت وغیرہ مٹی ہی سے پیدا ہوتے ہیں تو ضرور مٹی کم ہو جائیگی جس سے وہ نکل آتے ہیں۔ پس اس عالم نے بہت سی مٹی کو لے کے بھٹی میں خوب سکھایا۔ پھر اس سوکھی مٹی کو نکال کے تولا اور ایک بڑے برتن میں ڈالا۔ بعد اس کے اس میں ایک درخت کا بیج ڈالا کہ جس سے دس یا پندرہ برس بعد ایک موٹا بھاری درخت پیدا ہؤا۔ تب اس عالم نے اس درخت کو نکال کے تولا اور اس کو کئی من سے زیادہ بھاری پایا۔ پھر اس مٹی کو برتن سے نکال کے مذکور طور سے پھر بھٹی میں خوب سکھا دیا۔ جب خوب سوکھ گئی تو اس کو نکال کے پھر تولا اور کیا دیکھتا ہے کہ وہ مٹی بھی ان دس یا پندرہ برس کے عرصے میں وزن میں زیادہ ہو گئی تھی۔ یہ تو معلوم ہؤا کہ جو مٹی زیادہ بھاری ہوئی سو ان پتیوں سے ہوئی جو ہر برس درخت سے گر کے سڑ جاتی تھیں۔ لیکن اس درخت کی کئی من کی لکڑی اور چھلکا اور پتیاں کہاں سے آئیں۔ اگر مٹی سے نکلیں تو مٹی ضرور کم ہو جاتی۔ تو کیا پانی اور ہوا سے پیدا ہوئیں۔ پس اس عالم نے جان لیا کہ ضرور درخت صرف مٹی میں جڑ پکڑ کے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی لکڑی چھلکا اور پتیاں پانی سے پیدا ہوتی ہیں لیکن غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ گھاس و نباتات و اناج و درخت وغیرہ

جو کچھ پیدا ہوتا ہے۔ کسی ایک عنصر سے نہیں۔ بلکہ چاروں عناصر کی یگانگی و ہم آہنگی سے جو خاص خدا کی قدرت و برکت کی تاثیر سے ہوتی پیدا ہوتا ہے وہ کیسی عجیب طاقت ہے جس کو خدا نے ایک چھوٹے سے بیج میں ڈالا ہے ایک گیہوں کے دانے سے چند سال کے عرصے میں ہزاروں من غلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پس ایک ہی بیج میں کس قدر خدا کی قدرت اور برکت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر ایک چھوٹے سے بیج سے کیسا بڑا درخت نکلتا ہے جو اکثر کئی سو برس تک رہتا اور بے شمار پھل لاتا ہے ٭

اور وہ کریم پروردگار نہ فقط ساری دنیا کے آدمیوں کی روز بروز اور سال بہ سال پرورش کرتا ہے۔ بلکہ وہ سب بے شمار جانداروں کو بھی کھلاتا ہے۔ جو زمین پر اور ہوا اور پانی میں موجود ہیں۔ سب چرند اور پرند اور کیڑے مکوڑے اور مچھلیاں بھی اُسی کے ہاتھ سے خوراک پاتے ہیں ٭

ہاں خدا کی صنعتوں کے پھلوں سے زمین آسودہ ہے۔ بہائم کے لئے گھاس اور انسان کی خوراک کے لئے سبزی وہی اُگاتا ہے۔ تاکہ وہ اُن کے لئے زمین سے خوراک پیدا کریں اور روٹی جو انسان کے دل کو توانائی بخشتی ہے۔ درختوں میں پرندے آشیانہ بناتے ہیں اور ڈال ڈال پر چہچہاتے ہیں۔ اے خداوند تیری صفتیں کیا ہی بہت اور گوناگوں ہیں۔ تُو نے سب کو حکمت سے بنایا۔ زمین تیرے مال سے پُر ہے۔ سب تیری طرف تاکتے ہیں کہ تُو اُن کو وقت پر خوراک پہنچائے۔ جو تُو انہیں پہنچاتا ہے تو وہ لے لیتے ہیں اور جو تُو اپنی مٹھی کھولتا ہے تو وہ اچھی چیزوں سے سیر ہوتے ہیں۔ تو اپنا منہ چھپاتا ہے۔ وہ حیران ہوتے ہیں۔ تُو اُن کا دم پھیر لیتا ہے۔ وہ مر جاتے ہیں اور اپنی مٹی میں پھر مل جاتے ہیں۔ تُو اپنا

دم بھیجتا ہے۔ وہ پیدا ہوتے ہیں اور تُو رُوی زمین کو سرِ نَو آراستہ کرتا ہے۔ خُداوند کے جلال کا بقا ابدی ہے۔ خُداوند اپنی صنعتوں سے خُوش ہے۔ میں جبتک جیتا رہونگا تب تک خُداوند کے گیت گاؤنگا۔ جب تک موجود ہونگا اپنے خُدا کی ستایش کے گیت گاؤنگا۔ اَے میری جان خُداوند کو مُبارک کہ۔ خُداوند کی ستایش کرو۔ خُداوند کی شُکرگُزاری کرو کہ وہ بھلا ہے اور اُس کی رحمت ابدی ہے۔ اُسی کا شُکر کرو جو خُداوندوں کا خُداوند ہے کہ اُس کی رحمت ابدی ہے۔ اُسی کا جو اکیلا بڑے عجائب کام کرتا ہے کہ اُس کی رحمت ابدی ہے۔ اُسی کا جو ہر جاندار کو روزی دیتا ہے کہ اُس کی رحمت ابدی ہے۔ (زبور ۱۳۶)۔

غور کی جای ہے کہ جب کبھی کسی مُلک میں برسات کی کمی یا زیادتی سے کچھ پیدا نہو اور کال پڑے تو کتنے آدمی اور جاندار بھُوکے مرتے ہیں۔ تو بھی خُدا کی حکمت اور محبت اِس میں ظاہر ہوتی ہے کہ اکثر سالوں میں ضرورت سے زیادہ اناج پیدا ہوتا ہے۔ یہانتک کہ اگر کسی مُلک کی سرکار اچھا بندوبست کرے تو کال کے وقت میں بھی لوگ بھُوکوں نہیں مرتے کیونکہ دُوسرے سالوں کا جو بچا ہوتا ہے اُس سے اور دُوسرے مُلکوں کی زیادتی سے اُن کے پاس جتنا ضرور ہے پہنچایا جاتا ہے۔ بیشک جب کسی مُلک میں پکّی سڑکیں کم ہوں اور ریل بھی نہو تو اُس میں جب لوگ کال سے ہلاک ہونے لگیں تو جتنا اناج درکار ہے وقت پر پہنچانا بہت مشکل ہے۔ اِسی سبب سے ہندوستان میں بہت آدمی بھُوکوں مرگئے کہ اُن کو وقت پر اناج نہ پہنچ سکا۔

اِس میں بھی خُدا تعالیٰ کی مہربانی ظاہر ہوتی ہے کہ باوجود اِس کے کہ

انسان گناہ میں پڑا ہے تو بھی وہ اب تک ذی روح ہو کے اشرف المخلوقات ہے۔ ہاتھی سے پتی تک سب انسان کے تابعدار ہیں اور اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ ہاتھی اور اونٹ اور گھوڑے اور بیل اور گدھے انسان سے زیادہ تند اور قوی ہیں۔ لیکن انسان اپنی عقل کے زور سے اُن کو اپنا تابعدار کرتا ہے اور اگر بعض جنگلی جانور انسان سے دُور جنگل میں چھپے رہتے ہیں تو یہ اُس ناموافقت سے ہے جو انسان کے گناہ کے سبب سے خلقت میں جاری ہوئی ہے۔ اسی سبب جیسا ذکر ہوا عناصر میں بھی بکھیڑا۔ لیکن اب انسان کا اختیار جو اپنی عقل کے زور سے خلقت پر رکھتا ہے ہر برس بڑھتا جاتا ہے۔ اگلے زمانوں میں انسان کے آرام اور مدد کے لئے صرف ہاتھی اونٹ گھوڑے بیل وغیرہ کی سواری تھی۔ لیکن اِن دنوں میں انسان حاکم دو عناصر یعنی پانی و آگ کو یہاں تک اپنی خدمت میں لایا کہ ریل گاڑی اور اُس سے اور اُس سے تیس یا زیادہ بڑی بڑی گاڑیاں جس میں پانچ سَو آدمی سوار ہوتے یا ہزاروں من بوجھ لاد کے ہزارہا کوس تک لے جاتے ہیں۔ وہ گاڑی آگ اور پانی کے زور سے چلتی ہے یعنی پانی آگ کے سبب سے کھولتا بھاپ بن جاتا ہے اور اُس بھاپ کا بہت بڑا زور ہے۔ بعض انجن یا بھاپ کی کل کا زور دس گھوڑوں کا اور بعضوں کا سَو اور بعضوں کا ہزار گھوڑوں کا زور ہوتا ہے۔ یہ بڑی بڑی کلیں خاصکر اُن نہایت بڑے آہنی جنگی جہازوں کے چلانے کے لئے ہیں جو اِن دنوں میں بناتے ہیں۔ وہ جنگی جہاز چاروں طرف سے لوہے سے ملبّس ہیں جو اکثر ایک فٹ سے زیادہ موٹا ہے تاکہ توپ کے گولے سے ٹوٹ نہ جائے۔ اِن دونوں میں ولایت میں اب سب طرح کا کام اِن بھاپ والی کلوں سے

کرتے ہیں۔ جیسے لوہار اور تارکش اور بڑھئی اور بافندے اور درزی اور موچی اور کاغذگر وغیرہ پیشہ وروں کا کام کرتے ہیں۔ پھر تار برقی سے آٹھ دس ہزار کوس تک کے دم میں خبر بھیجتے ہیں +

یاد رکھنا چاہئے کہ جو انسان کی دانائی اور عقلمندی ہے سو خُدا تعالیٰ کی بخشش اور انعام ہے پس انسان کو اپنی دانائی پر فخر کرنا نہایت نامناسب ہے۔ اگر خُدا اپنی بیحد محبت اور رحمت سے دُنیا کی پرورش نہ کرتا اور اپنی برکت ہماری محنت پر نہ بخشتا تو سب کام اور مشقت اور محنت اور دانائی بھی بےفائدہ اور لاحاصل ہوتی۔ پس خُدا کی مہربانی اور محبت پر پورا بھروسہ اور توکل کرنا اور اُسی کی برکت کا اُمیدوار اور اُسی کا شکرگزار ہونا ہم کو واجب اور مناسب ہے +

تیسرا باب

خُدا کی محبت انسان کی نجات میں

اب ہم خُدا تعالیٰ کی عجیب محبت کا ذکر پڑھ چکے ہیں جو اُس نے دُنیا کی پیدایش میں ظاہر کی اور اُس کی پرورش میں سال بسال اور روز بروز ظاہر کرتا ہے۔ الٰہی محبت کا دریا کبھی سوکھ نہیں جاتا نہ کبھی گھٹتا ہے بلکہ برابر بڑھتا جاتا ہے۔ اگر کسی عزت دار خاندان میں اولاد بڑھے تو جس قدر وہ بڑھتی جاتی اُسی قدر اُس کے مالک کی محبت و الفت بھی بڑھتی جاتی ہے اور اگر اُس کا ایک عزیز فرزند سخت بیمار ہو جائے تو باپ کے دل میں اُس بیمار فرزند پر محبت اور رغبت زیادہ جوش مارتی ہے اور دد

مقدور بھر کوشش کرتا ہے کہ اپنے عزیز فرزند کو اس بُری حالت سے بچائے تو بھی باپ کی محبت کی نسبت اس بیمار فرزند کی ماں کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ماں اپنے رحم کے بچے کے لئے اپنی جان دینے کو تیار ہوتی ہے۔ پس اگر ماں باپ کی محبت ایک بیمار فرزند کے لئے جوش میں آئے تو کتنا زیادہ ہمارا آسمانی باپ جو محبت کا سرچشمہ اور ایثار و اتحاد پریم ساگر ہے انسان پر ترس کھائیگا جو گناہ کی ہولناک بیماری میں اور پھاڑنے والے شیر شیطان کے پنجوں میں اور موت اور ابدی ہلاکت کے خطرے میں پڑا ہے۔ ہم نے توریت شریف میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم و حوا سے ایسا سلوک کئے جیسے باپ اپنے فرزند سے کرتا ہے۔ ہاں جیسا حبیب اپنے محبوب سے اور دُلہا اپنی دُلہن سے کرتا ہے۔ اسی سبب سے خدای رحیم و کریم نے انسان کو اُس کی بُری حالت میں نہیں چھوڑ دیا۔ جب وہ گناہ میں پڑ کے نافرمانبردار ہُوا تو جیسا اُس نے یسعیاہ نبی کی معرفت فرمایا تھا ایسا ہی اُس نے کیا۔ اُس نبی کی کتاب میں یُوں مرقوم ہے کہ اے آسمانو گاؤ خوش ہو۔ اے زمین نغمے اُٹھاؤ۔ اے پہاڑو کہ خداوند اپنے لوگوں کو تسلّی بخشتا ہے اور اپنے رنجوروں پر رحم فرماتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت اپنے دُودھ پیتے بچے کو بھول جائے اور اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے ہاں وہ شاید بھول جائیں لیکن مجھے نہ بھولونگا پہاڑ جاتے رہینگے اور ٹیلے ٹل جائینگے لیکن میری مہربانی میں جو تجھ پر ہے کچھ فرق نہ پڑیگا اور میری صُلح کا عہد جنبش نہ کریگا۔ خداوند جو تیرا رحم کرنے والا ہے یُوں فرماتا ہے۔ ہاں اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں پر برف کی مانند سفید ہو جائینگے اور ہر چند کہ وہ ارغوانی ہوں اُون کی طرح اُجلے ہو نگے۔

اور پھر خُداوند نے مجھ سے کہا کہ مَیں نے ابدی محبت سے تجھے پیار کیا۔ اِس لئے مَیں نے بڑے چاؤ سے تجھے کھینچا ہے۔ جس طرح ماں اپنے بچے کو تسلی دیتی ہے۔ ویسا ہی مَیں تُم کو تسلی دونگا +

اب اَے مردِ شنتو دِل و جان سے غور فرمائیے کہ خُداتعالیٰ نے اپنی رحمت کی افراط اور اپنی شفقت کی بہتات اور اپنی لُطف و مہربانی اور اپنے پیار کی فراوانی کیسے عجیب طور سے ظاہر فرمائی تاکہ ہم گُنہگار آدمیوں کو ابدی ہلاکت سے نجات دے کے ابدی حیات ہم کو بخشے کہ خُدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ ہر ایک جو اُس پر ایمان لائے ہلاک نہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ یہ کلام اُسی نے فرمایا جو خود کلامِ خُدا کہلاتا ہے اور جس نے یہ بھی فرمایا کہ آسمان و زمین ٹل جائینگے۔ لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی۔ یہ آسمان و زمین جواب ہیں خُدا کے کلام سے محفوظ ہیں اور اُس دن تک بے دینوں کی عدالت اور ہلاکت ہو جانے کے لئے باقی رہینگے وہ خُدا کا دن جس طرح رات کو چور آتا ہے آئیگا اور اُسی میں آسمان سناٹے کے ساتھ جاتے رہینگے اور عناصر جل کے گداز ہو جائینگے اور زمین اُن کاموں سمیت جو اِس میں ہیں جل جائینگی اور جب آسمان جل کر گداز ہو گئے اور عناصر بھی جل کر پگھل گئے۔ تب خُدا نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کریگا۔ جن میں راستبازی بسے گی۔ پیشتر اِس سے کہ عالم بن گئے کلام خُدا موجود تھا اور جب یہ آسمان و زمین جاتی رہینگی تو وہی کلام باقی رہیگا۔ جیسا خُدا ازلی و ابدی ہے اور بے اِبتدا اور بے اِنتہا۔ ویسا ہی اُس کا کلام ازل سے ابد تک بے اِبتدا اور لا اِنتہا ہے۔ خُدا کا کلام اور خُدا کا بیٹا ایک ہی ہے وہی سب عالموں سے پیشتر خُدا سے متولد ہُوا اور خُدا کے جلال کی رونق اور

اُس کی ماہیت کا نقش اور ذات دیکھیے خُدا کی صُورت اور ساری خلقت کا
پادشاہ اور مُنجی ہے۔ وہی مجسم ہوا کنواری مریم سے پیدا ہو کے آدمی بنا
تب اُس کا نام یسوع رکھا گیا۔ یعنی نجات دہندہ کیونکہ وہ اپنے لوگوں
کو اُن کے گناہ سے نجات دے +
اَے دوستو! یہ ایسی عجیب بات ہے کہ انسان کی عقل و دریافت
سے بہت دُور اور بلند ہے۔ جب تک کوئی آدمی سچے ایمان کی طاقت و
لیاقت نہ پائے اور اُس کا دل رُوح القُدس کی روشنی سے روشن نہ ہو
تب تک۔ اِس عجیب بات کو دل سے نہیں مانتا کہ یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا
ہمارا نجات دہندہ ہے مسیح کی پیدایش سے چالیس دن بعد اُس کی ماں مریم
اُس کو بیت المقدس کی ہیکل میں لائی تاکہ خُدا کے آگے حاضر کرے تو شمعون
نام ایک بُوڑھا جو راستباز اور دیندار تھا ہیکل میں آیا اور اُس لڑکے یسوع
کو دیکھ کے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیا اور خُدا کی تعریف کر کے کہا اَے خُداوند
اب تُو اپنے بندے کو اپنے قول کے مُوافق رُخصت دیتا ہے کیونکہ میری
آنکھوں نے تیری نجات دیکھی جو تو نے سب لوگوں کے آگے تیار کی ہے
قوموں کی روشنی کے لیئے ایک نُور اور اپنے لوگ اسرائیل کے واسطے
جلال۔ پھر شمعون نے مریم کو دُعا دی اور اُس سے کہا۔ دیکھ یہ اِسرائیل
میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لیئے اور خلاف کہنے کے نشان کے
واسطے رکھا ہُوا ہے۔ یہی شمعون کی بات پوری ہُوئی۔ کیونکہ یہودی لوگوں
نے اِسی سبب سے کہ یسوع مسیح نے اپنے تئیں خُدا کا بیٹا کہا۔ اُس کو
قتل کیا۔ اور نہ ایسا ہی بلکہ اب تک بہت لوگ اِسی بات سے ٹھوکر
کھا کے گرتے ہیں۔ لیکن اَے دوستو جتنے یسوع مسیح کی اُلوہیت سے

ٹھوکر کھاتے ہیں وہ اپنے غرور۔ سخت دلی اور بے ایمانی کے سبب سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ پر ہم اُن میں نہ ہوں جو خدا کو یسوع مسیح اور جبرئیل فرشتے اور رسولوں کی گواہی جھٹلاتے ہیں بلکہ ہم دلی فروتنی اور خاکساری سے جو کچھ خدا نے اپنے کلام مُقدس میں فرمایا قبول کریں۔ ہماری کوتاہ اور ناقص عقل و سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ جو لکھا ہے سو حق الٰہی ہے اور بس۔ جو کوئی خدا کے کلام کو ٹھیک ایسا ہی نہ مانے۔ جیسا لکھا ہے وہ اُس کلام کا اور خدا کا مُخالف ہے اور بے سزا نہ ٹھہریگا۔ کاش کہ اُن سخت دلوں اور بے ایمانوں کا دل جو یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ جیسا کلام میں لکھا ہے سچّی توبہ سے ٹوٹ جائے اور شکستہ اور خستہ ہو تب سچا ایمان بھی لا سکینگے +

خدا محبّت ہے۔ خدا کی محبّت جو اُس نے ہم کی اس سے ظاہر ہے کہ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا تاکہ ہم اُس کے سبب سے زندگی پائیں + محبّت اِس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبّت رکھی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو۔ جو کوئی اقرار کرے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے خدا اُس میں اور وہ خدا میں رہتا ہے"۔ (یوحنا ۴ باب)" خدا محبّت ہے اور وہ جو محبّت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اُس میں + جو کوئی خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے۔ گواہی اپنے میں رکھتا ہے + جو خدا پر ایمان نہیں لاتا اُس نے اُس کو جھٹلایا کیونکہ اُس گواہی کو جو خدا نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے ظاہر نہیں کیا اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی اور یہ زندگی اُس کے بیٹے میں ہے"۔ جس کے ساتھ بیٹا ہے اُس کے ساتھ زندگی ہے اور جس کے ساتھ خدا کا بیٹا نہیں اُس کے ساتھ زندگی نہیں + دیکھو کیسی محبّت باپ

نے ہم سے کی کہ ہم خدا کے فرزند کہلائیں۔ خدا نے جو رحم میں غنی ہے اپنی بڑی محبت سے جس سے اُس نے ہم کو پیار کیا ہم کو جو گناہ کے سبب سے مُردے تھے مسیح کے ساتھ جلایا اور اُس نے ہم کو اُس کے ساتھ اُٹھایا اور مسیح یسوع کے سبب آسمانی مکانوں پہ اُس کے ساتھ بٹھایا تاکہ وہ اپنی اُس مہربانی سے جو یسوع مسیح کے سبب ہم پر ہے آنے والے زمانے میں اپنے فضل کی بے انتہا دولت کو دکھائے۔ رُوح القدس کے وسیلے سے خدا کی محبت ہمارے دلوں میں جاری ہوتی ہے +

پس اَے دوستو ہم کو خدا سے بدل و جان آرزو و منّت کرنا ضرور ہے کہ وہ اپنی رُوح القدس ہم کو عنایت فرمائے۔ کیونکہ رُوح القدس کے بغیر ہم اُس کی محبت ذرا بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں + پر رُوح القدس سچّے ایمان دار کو طاقت بخشتا ہے۔ تاکہ خدا کی محبت کو جو دریافت سے باہر ہے دریافت کر سکے +

خدا جو سب کا باپ اور سب کے اوپر اور سب کے درمیان ہے اور جس سے تمام خاندان آسمان اور زمین پر کہلاتا ہے۔ سب زندگی اور حیات کا سرچشمہ اور سمندر ہے + اس زندگی کی افراط اور لبریزی اُس کی محبت در الفت ہے۔ جس کا کامل ظہور خدا کا کلام اور اکلوتا بیٹا یسوع مسیح ہے + وہ مخلوق نہیں ہے بلکہ ساری خلقت کا پلوٹھا اور ساری چیزیں اُس سے اور اُسی کے لئے پیدا ہوئیں اور وہ سب سے آگے ہے اور اُس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں + اُلوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسّم ہو رہا کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ سارا کمال اُس میں بسے + پس یسوع مسیح کے وسیلے اِلٰہی حیات اور لطف آدم زاد پر کثرت سے نازل ہوئی ہے + ہاں وہ خدا اور آدمیوں کے بیچ میں نجات کا درمیانی ہے + باپ نے سب کچھ اپنے عزیز بیٹے کو

سپرد کیا ہے اور سارے عالم میں کیا دیدنی کیا نادیدنی کوئی چیز نہیں جسے اُس کے تابع نہ کیا ہو +

سُنو اَے آسمانو!! درکان لگاؤ اَے زمینو! خدا تعالیٰ نے اِس جہان کو ایسی کثرت سے پیار کیا ہے کہ اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو جو اُس کا سب سے عزیز اور پیارا ہے بخشا ہے تاکہ اُس کے وسیلے سے اِنسان نجات اور حیات پائے۔ بیان کرو اَے آسمانو! اور ساری زمینو! جتنے شروع سے اب تک پیدا ہوئے ہیں۔ بتاؤ کہ ایسی عجیب محبت و رحمت کی کثرت کبھی کسی کے سُننے میں آئی۔ ہم گنہگار آدمیوں کے واسطے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں نفرتی اور اور جہنم کے لائق ہیں۔ اُس نے اُس کو جو اُس کے جلال و کمال کی رونق اور اُسی کا برگزیدہ اور پسندیدہ ہے۔ اِس دُنیا میں بھیجا ہے تاکہ گناہ کو مٹا کے اُن کے لئے جو اُس پر اِیمان لاتے ہیں اپنی آسمانی بادشاہت کا دروازہ کھولے + کیا ایسی بات کبھی واقع ہوئی کہ کسی بادشاہ نے اپنی رعیّت کو جو اُس کے دُشمنوں سے مِل کے اُس کے مخالف اُٹھیں اور اُس کے مُلک و مال کو برباد کریں۔ یہاں تک پیار کیا ہے کہ اپنا اکلوتا بیٹا دیا تاکہ اُن باغیاں اور نمک حراموں کی سزا اپنے ہی مَہ لے اور اُن کے سب گناہ معاف کر کے اُنہیں پھر اپنے باپ کی بادشاہت میں داخل کرائے + اَے دوستو! ایسی عجیب محبت کبھی سُننے میں نہیں آئی + ہاں ایسی محبت اور رحمت کی دولت صرف خدا ہی کے پاس ہے اور صرف اُس ہی کے پاس ہو سکتی ہے۔ جیسا ساری خوبیوں کا کمال اُس میں ہے۔ ویسا ہی محبت اور اُلفت و رحمت و فضل کا کمال بھی اُسی میں پایا جاتا ہے اور وہی کمال یسوع مسیح کے وسیلے سے ظاہر ہُوا +

متوجہ ہو اَے آسمانو! اور بدل و جان لحاظ کر اَے زمین + ہمارے

خداوند یسوع مسیح کا بڑا پیار اور محبت دیکھو + ہاں تم سنو اے شیاطین یوا جنہوں نے انسان کو گناہ میں پھنسایا اور خراب کیا ہے۔ حیران ہو وُ اور کانپو اور تم بھی سنو اے بے دین اور سنگ دل انسانو جو اب تک شیطان کے فریب اور تاریکی کے جال میں یہاں تک پھنسے ہو کہ یسوع مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے پر ایمان نہیں لاتے ہو۔ سنو اور ہوش میں آؤ شرم کھاؤ اور اپنی سخت دلی سے توبہ کرو۔ ابھی فرصت ہے اور فضل اور قبولیت کا وقت ہے پس دیر نہ کرو +

اے دوستو ہم سب آدم کی اولاد اور آپس میں بھائی ہیں۔ میں دلی محبت سے تمہاری منت و سماجت کرتا ہوں کہ آؤ اور یسوع مسیح کا عجیب پیار اور محبت دیکھو +

دیکھو اس نے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا لیکن اپنے آسمانی جلال کا تخت چھوڑ کے اور شان و شوکت شاہانہ لباس اتار کے آپ کو نیچ کیا اور خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو کے آپ کو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا۔ اب دو ہزار برس کے قریب گزر چکے کہ یسوع مسیح روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے پیدا ہو کے مجسم ہوا اور آدمی بنا۔ ہاں ہماری مانند گوشت اور خون میں شریک ہو کے یہ کمزور اور خاک آلودہ پوشاک پہن لی + وہ ساری باتوں میں ہماری مانند ہو گیا۔ سوا اس کے کہ کبھی کچھ گناہ نہ تھا۔ ہاں گناہ کی بو بھی اس میں نہ پائی گئی۔ کیونکہ وہ مرد سے نہیں بلکہ روح القدس سے پیدا ہوا اس کلام کے مطابق جو جبرائیل فرشتے نے حضرت مریم سے فرمایا + چنانچہ لکھا ہے کہ جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے ناصرت نام ایک شہر میں ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا جس کا نام مریم تھا۔ فرشتے نے اس پاس آ کر کہا کہ

اے پسندیدہ سلام ، خداوند تیرے ساتھ ۔ تو عورتوں میں مبارک ہے ۔ پر وہ اُسے دیکھ کر اس بات سے گھبرائی اور سوچنے لگی کہ یہ کیا سلام ہے ۔ تب فرشتے نے اُس سے کہا مت ڈر کہ تو نے خدا کا فضل پایا اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی اور اُس کا نام یسوع رکھنا ۔ وہ بزرگ ہو گا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا اور اُس کی بادشاہت کا آخر نہ ہو گا ۔ تب مریم نے فرشتے سے کہا کہ یہ کیونکر ہو گا جس حالت میں کہ مرد کو نہیں جانتی ۔ فرشتے نے جواب میں اُس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر اترے گی اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہو گا اور اس سبب سے وہ پاک لڑکا خدا کا بیٹا کہلائیگا ۔ باوجود اس کے کہ مریم داؤد بادشاہ کے گھرانے کی تھی ۔ وہ بہت غریب تھی اور یسوع مسیح نہ امیرانہ بادشاہ کے محل میں بلکہ غریب بڑھئی کے گھر میں پیدا ہوا اور جب ایک چھوٹا کمزور ننھا بچہ ہو کے اس دنیا میں آیا تو اس کی ماں مریم نے اپنے بچے کو کپڑے میں لپیٹ کے چرنی میں رکھا کیونکہ ان کو سرائے میں جگہ نہ ملی ۔ اس وقت مریم سفر میں تھی اور وہ جو تمام آسمان و زمین کا مالک ہے ایک سرائے میں پیدا ہوا جہاں اُس کے آرام اور چین کے لئے کچھ بھی موجود نہ تھا ۔ ہاں وہ اس زمین کی ساری چیزوں کا مالک ہو کے اس دنیا میں مسافر اور پردیسی کے طور پر سرائے میں اترا اور تینتیس برس تک اس عالم فانی کے مسافر خانے میں سکونت کی ۔ اس جہان میں اس نے نہ ملک نہ گھر زمین نہ مال نہ دولت نہ جورو نہ اولاد نہ عزت نہ اختیار چاہا ۔ وہ اپنوں پاس یعنی بنی اسرائیل پاس آیا ۔ لیکن انہوں نے اُسے قبول نہیں کیا مگر جتنوں نے اُسے قبول کیا ۔ انہیں اس نے اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں یعنی انہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں جو نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی

خواہش سے مگر خدا سے پیدا ہوئے ہیں ۔ ہاں کلام مجسم ہوا اور فضل اور راستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان سکونت کی اور ہم نے اُس کا جلال ایسا دیکھا جیسا باپ کے اِکلوتے کا جلال ۔ اُس کی بھرپوری سے ہم سب نے پایا بلکہ فضل پر فضل ۔ کیونکہ موسیٰ کی معرفت شریعت دی گئی ۔ مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح سے پہنچی ۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا ۔ اِکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے ۔ اُسی نے بتا دیا ۔ (یوحنا ۱: ۱۹) جب یسوع مسیح تیس برس کا ہوا تب اُس نے ناصرت سے یردن ندی میں یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا اور جونہی وہ پانی سے باہر آیا اُس نے آسمان کو کھلا اور روح القدس کو کبوتر کی مانند اپنے پر اُترتے دیکھا اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا عزیز بیٹا ہے ۔ جس سے میں راضی ہوں اور روح القدس اُسے فی الفور بیابان میں لے گیا کہ شیطان سے آزمایا جائے اُس نے بیابان میں چالیس دن رات روزہ رکھا ۔ تب فرشتوں نے آ کے اُس کی خدمت کی ۔ پھر بعد اُس کے یسوع نے ملک اسرائیل میں پھر کے خدا کی بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کی اور کہا کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی ۔ توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ ۔ پھر وہ بارہ شاگردوں کو چن کے اُن کے ساتھ سب شہروں اور گاؤں میں جا کر تعلیم اور معجزات و کرامات دکھاتا رہا ۔ اُس نے سب بیماروں کو چنگا کیا ۔ بھوکوں کو کھلایا ۔ اندھوں کو آنکھ دی اور بہروں کو کان اور گونگوں کو زبان اور لنگڑوں کو پاؤں اور کوڑھیوں کو پاک صاف کیا اور جن پر ناپاک رُوحیں چڑھیں اُس کے حکم سے ناپاک رُوحیں اُن سے دُور ہو گئیں اور اُس نے مُردوں کو بھی جلایا ۔ غرض جو کوئی جس کسی دُکھ اور مصیبت میں ہو کے اُس کے پاس آیا اُسے اُس نے چنگا

کیا اور خوشی و آرام بخشا یہاں تک کہ جہاں جہاں وہ جاتا تھا بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے چلتی تھی۔ پس دیکھو اے دوستو یسوع مسیح کا بڑا پیار۔ وہ ایسا رحیم اور حلیم اور دردمند تھا کہ کسی کو دُکھ نہیں دیا بلکہ سبھوں کا دُکھ دُور کیا۔ اُس نے کبھی تلوار کو ہاتھ میں نہ اُٹھایا بلکہ برخلاف اِس کے تعلیم کی کہ ”اپنے دُشمنوں کو پیار کرو اور جو تم کو لعنت کریں اُن کے لیئے برکت چاہو۔ جو تم سے کینہ رکھیں اُن کا بھلا کرو اور جو تمہیں دُکھ دیں اور ستائیں اُن کے لیئے دعا کرو تاکہ تم اپنے آسمانی باپ کے فرزند ہو۔ کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں پر اُگاتا ہے اور راستوں و ناراستوں پر مینہ برساتا ہے۔ ظالم کا مُقابلہ نہ کرو۔ اگر وہ تیری ایک گال پر مارے تو دُوسری بھی پھیر دے۔ اگر کوئی چاہے کہ عدالت میں تجھ پر نالش کرکے تیری قبا لے کُرتے کو بھی اُسے لینے دے جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دے اور اُس سے جو تیرا مال لے پھر مت لے اور جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں۔ تم بھی اُن سے ویسا ہی کرو۔ اگر تم اُنہیں جو تمہیں پیار کرکے تمہارا بھلا کرتے ہیں۔ پیار کرکے اُن کا بھلا کرو۔ تو تمہارا احسان ہے کہ گنہگار بھی آپس میں ایسا ہی کرتے ہیں۔ پس اپنے دُشمنوں کو پیار کرو اور بھلا کرو۔ تو تمہارا بدلا بڑا ہوگا اور تم خدا کے فرزند ہوگے۔ جو ناشکروں اور شریروں پر مہربان ہے۔ پس جیسا تمہارا باپ رحیم ہے۔ تم بھی رحیم ہو۔ عیب نہ لگاؤ تو تم پر بھی عیب نہ لگایا جائیگا۔ مُجرم نہ ٹھہراؤ۔ تو تم بھی مجرم نہ ٹھہرائے جاؤ گے۔ معاف کرو۔ تو تم بھی معاف کیئے جاؤ گے۔ دو تو تمہیں بھی دیا جائیگا۔ پھر خداوند نے یہ برکت آمیز تعلیم دی کہ ”مُبارک وہ جو غریب دِل ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہے۔ مُبارک وہ جو غمگین ہیں۔ کیونکہ وہ تسلی پائینگے۔ مُبارک وہ جو حلیم ہیں

کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے۔ مُبارک وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے مُبارک وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ اُن پر رحم کیا جائیگا۔ مُبارک وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خُدا کو دیکھینگے۔ مُبارک وہ صُلح کرانے والے ہیں کیونکہ وہ خُدا کے فرزند کہلائینگے۔ مُبارک وہ جو راستبازی کے لئے ستائے جاتے ہیں۔ کیونکہ خُدا کی بادشاہت اُنہیں کی ہے۔ مُبارک ہو تُم جو میرے شاگرد ہو جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں اور ستائیں اور ہر طرح کی بُری باتیں جھُوت سے تمہارے حق میں کہیں۔ خُوش ہو اور خُوشی کرو کیونکہ آسمان پر تمہارے لئے بڑا بدلا ہے تم زمین کے نمک اور دُنیا کا نُور ہو۔ خبردار تم اپنے نیک کاموں کو لوگوں کے دکھانے کے لئے نہ کرو جیسے ریاکار اور مکّار کرتے ہیں۔ جب تو خیرات کرے تو تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے کہ تیرا دایاں ہاتھ کیا کرتا ہے۔ جب دُعا مانگو تو غیر قوموں کی مانند بک بک مت کرو بلکہ پوشیدہ میں کر۔ تیرا آسمانی باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے۔ ظاہر میں تجھے بدلہ دیگا۔ مال اپنے واسطے زمین پر نہیں بلکہ آسمان پر جمع کرو اور فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائینگے اور کیا پیئینگے اور کیا پہنینگے۔ ہوا کے پرندوں کو دیکھو وہ نہ بوتے۔ نہ بوتے نہ کھتوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ اُن کی پرورش کرتا ہے اور پوشاک کی کیوں فکر کرتے ہو۔ جنگلی سوسنوں کو دیکھو کیسی بڑھتی ہیں وہ نہ محنت کرتی نہ کاتتی ہیں پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ سُلیمان بھی اپنی ساری شان و شوکت میں اُن میں سے ایک کی مانند پہنے نہ تھا۔ پس جب خُدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنُور میں جھونکی جاتی۔ یُوں پہناتا ہے تو کیا تُم کو اُسے کم اعتقادو زیادہ نہ پہنائیگا۔ تمہارا باپ جو آسمان پر ہے

جانتا ہے کہ تم اُن سب چیزوں کے محتاج ہو کہ بلکہ تمہارے سر کے بال گنے ہیں - پس تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں ملینگی - مانگو تو تم کو دیا جائیگا - ڈھونڈو تو پاؤ گے - کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائیگا - جب تم بُرے ہو اپنے فرزندوں کو جو تم سے مانگتے ہیں اچھی چیزیں دینے جانتے ہو تو کتنا زیادہ تمہارا آسمانی باپ انہیں جو اُس سے مانگتے ہیں اچھی دیگا - تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے وہ دروازہ اور کشادہ ہے وہ راستہ جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور بہت ہیں جو اُس سے داخل ہوتے ہیں + کیا ہی تنگ ہے وہ دروازہ اور سکری ہے وہ راہ جو زندگی کو پہنچاتی ہے اور تھوڑے ہیں جو اُسے پاتے ہیں ، جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچانو گے - اچھا درخت بُرا پھل نہیں لاتا اور بُرا درخت اچھا پھل نہیں لاتا - اَے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو - سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا میرا جُوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دِل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے - کیونکہ میرا جُوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے - اَے چھوٹی جھنڈ مت ڈرو کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تم کو دے + جو کوئی میری باتیں سن کے اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقلمند کی مانند ہے جس نے اپنا گھر چٹان پر بنایا اور مینہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر صدمہ پہنچا پر وہ نہ گرا - کیونکہ اُس کی نیو چٹان پر ڈالی گئی تھی + پر جو کوئی میری باتیں سُن کے عمل میں نہیں لاتا ہے وہ اُس بیوقوف کی مانند ہے جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا اور مینہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر کو صدمہ پہنچا اور وہ گر پڑا اور

کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے۔ مبارک وہ جو راستبازی کے بھوکے اور
پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے مبارک وہ جو رحمدل ہیں کیونکہ اُن پر
رحم کیا جائیگا۔ مبارک وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خُدا کو دیکھینگے۔ مبارک
وہ صُلح کرانے والے ہیں کیونکہ وہ خُدا کے فرزند کہلائینگے۔ مبارک وہ جو
راستبازی کے لئے ستائے جاتے ہیں۔ کیونکہ خُدا کی بادشاہت اُنہیں
کی ہے۔ مبارک ہو تم جو میرے شاگرد ہو جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن
کریں اور ستائیں اور ہر طرح کی بُری باتیں جھوٹ سے تمہارے حق میں
کہیں۔ خُوش ہو اور خُوشی کرو کیونکہ آسمان پر تمہارے لئے بڑا بدلا ہے تم
زمین کے نمک اور دُنیا کا نُور ہو۔ خبردار تم اپنے نیک کاموں کو لوگوں
کے دکھانے کے لئے نہ کرو جیسے ریاکار اور مکّار کرتے ہیں۔ جب تو خیرات
کرے تو تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے کہ تیرا دایاں ہاتھ کیا کرتا ہے۔ جب دُعا
مانگو تو غیر قوموں کی مانند بک بک مت کرو بلکہ پوشیدہ میں کر۔ تیرا آسمانی
باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے۔ ظاہر میں تجھے بدلہ دیگا۔ مال اپنے واسطے
زمین پر نہیں بلکہ آسمان پر جمع کرو اور فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائینگے اور کیا پیئینگے
اور کیا پہنینگے۔ ہوا کے پرندوں کو دیکھو وہ نہ بوتے۔ نہ بوتے نہ کھتوں میں
جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ اُن کی پرورش کرتا ہے اور پوشاک کی
کیوں فکر کرتے ہو۔ جنگلی سوسنوں کو دیکھو کیسی بڑھتی ہیں وہ نہ محنت
کرتی نہ کاتتی ہیں پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ سُلیمان بھی اپنی ساری شان
وشوکت میں اُن میں سے ایک کی مانند پہنے نہ تھا۔ پس جب خُدا میدان
کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جاتی۔ یُوں پہناتا ہے تو
کیا تم کو اے کم اعتقادو زیادہ نہ پہنائیگا۔ تمہارا باپ جو آسمان پر ہے

جانتا ہے کہ تم اُن سب چیزوں کے محتاج ہو کہ بلکہ تمہارے سر کے بال گئے ہیں۔ پس تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں ملینگی۔ مانگو تو تم کو دیا جائیگا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائیگا۔ جب تم بُرے ہو اپنے فرزندوں کو جو تم سے مانگتے ہیں اچھی چیزیں دینے جانتے ہو تو کتنا زیادہ تمہارا آسمانی باپ انہیں جو اُس سے مانگتے ہیں اچھی دیگا۔ تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے وہ دروازہ اور کشادہ ہے وہ راستہ جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور بہت ہیں جو اُس سے داخل ہوتے ہیں + کیا ہی تنگ ہے وہ دروازہ اور سکڑی ہے وہ راہ جو زندگی کو پہنچاتی ہے اور تھوڑے ہیں جو اُسے پاتے ہیں + جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچانو گے۔ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لاتا اور بُرا درخت اچھا پھل نہیں لاتا۔ اَے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو۔ سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا میرا جُوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے۔ کیونکہ میرا جُوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔ اَے چھوٹی جھنڈ مت ڈرو کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تم کو دے + جو کوئی میری باتیں سُن کے اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقلمند کی مانند ہے جس نے اپنا گھر چٹان پر بنایا اور مینہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر صدمہ پہنچا پر وہ نہ گرا۔ کیونکہ اُس کی نیو چٹان پہ ڈالی گئی تھی + پر جو کوئی میری باتیں سُن کے عمل میں نہیں لاتا ہے وہ اُس بیوقوف کی مانند ہے جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا اور مینہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر کو صدمہ پہنچا اور وہ گر پڑا اور

اُس کا گھرنا ہولناک واقع ہوتا۔ اگر کوئی سرِنو پیدا ہو تو خدا کی بادشاہت کو
دیکھ نہیں سکتا۔ خدا روح ہے اور اُس کے پرستاروں کو فرض ہے کہ روح
اور راستی سے اُس کی پرستش کریں۔ مَیں ہوں زندگی کی روٹی جو آسمان سے
اُتری اور جہان کو زندگی بخشتی ہے۔ جو مجھ پاس آتا ہے ہرگز بھوکا نہ ہوگا۔
اور مجھ پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے۔ اگر کوئی پیاسا ہو مجھ
پاس آئے اور پئے تو وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ بلکہ جو پانی میں اُسے دیتا
ہوں اُس میں پانی کا سوتا ہو جائیگا۔ جو ہمیشہ کی زندگی تک جاری رہیگا
جہان کا نور مَیں ہی ہو جو میری پیروی کرتا ہے اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ
زندگی کا نور پائیگا۔ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے۔ اگر بیٹا تم کو آزاد
کریگا تو تم تحقیق آزاد ہوگے۔ دروازہ مَیں ہوں اگر کوئی شخص مجھ سے
داخل ہوگا تو نجات پائیگا۔ اچھا گڈریا مَیں ہوں اچھا گڈریا اپنے بھیڑوں
کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ میری بھیڑیں آواز سُنتی ہیں اور مَیں اُنہیں
جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے چلتی ہیں اور مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا
ہوں اور وہ کبھی ہلاک نہ ہونگی۔ اور کوئی میرے ہاتھ سے چھین نہیں لیگا۔ میرا باپ جنے
اُنہیں مجھے دیا ہے سب سے بڑا ہے اور کوئی اُنہیں میرے باپ کے
ہاتھ سے چھین نہیں لے سکتا۔ مَیں اور باپ ایک ہیں۔ قیامت اور زندگی
مَیں ہی ہوں جو مجھ پر ایمان لائے جِئیگا اگرچہ وہ مرجائے اور جو کوئی
جیتا ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی نہ مریگا۔ میرے باپ کے گھر میں
بہت مکان ہیں مَیں جاتا ہوں کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ مَیں پھر
آؤنگا اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا تاکہ جہاں مَیں ہوں تم بھی ہو۔ راہ اور حق
اور زندگی مَیں ہوں۔ بغیر میرے وسیلے کوئی باپ کے پاس آ نہیں سکتا

جس نے مجھے دیکھا ہے اُس نے باپ کو دیکھا ہے + مَیں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں میں تم کو یتیم نہ چھوڑونگا۔ مَیں تمہارے پاس آؤنگا۔ جو کوئی مجھے پیار کرتا ہے + میرے کلام پر عمل کریگا اور میرا باپ اُسے پیار کریگا اور ہم اُس پاس آئینگے اور اُس کے ساتھ رہینگے۔ مَیں اچھے انگور کا درخت ہوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ جو ڈالی مجھ میں میوہ نہیں لاتی وہ اُسے توڑ ڈالتا ہے اور ہر ایک جو میوہ لاتی ہے وہ اُسے صاف کرتا ہے۔ تاکہ زیادہ میوہ لائے۔ میرے کلام سے تم پاک ہُوئے۔ مجھ میں قائم ہو اور مَیں تم میں۔ ڈالی آپ سے میوہ نہیں لاسکتی ہے۔ ویسا تم بھی نہیں۔ مگر جب مجھ میں قائم ہو۔ انگور کا درخت میں ہُوں تم ڈالیاں ہو جو مجھ میں قائم ہوتا اور میں اُس میں وہ بہت میوہ لاتا۔ کیونکہ مجھ سے جُدا تم کچھ نہیں کرسکتے۔ جیسا باپ نے مجھے پیار کیا۔ ویسا مَیں نے تم کو پیار کیا۔ میرا حکم یہ ہے۔ تم میری محبت میں ثابت رہو جیسا مَیں نے تم کو پیار کیا تم بھی ایک دُوسرے کو پیار کرو۔ جب وہ تسلّی دینے والا جسے مَیں تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی رُوح حق جو باپ سے نکلتا ہے۔ وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دو گے۔ کیونکہ تم شرُوع سے میرے ساتھ ہو۔ رُوح حق تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائیگا وہ میری بزرگی کریگا۔ وہ میری چیزوں سے لیگا اور تمہیں کہ دیگا سب چیزیں جو باپ کی ہیں میری ہیں۔ جو کچھ تم میرا نام لے کے باپ سے مانگوگے وہ تم کو دیگا۔ مَیں باپ سے نکلا اور دُنیا میں آیا ہوں پھر دُنیا سے رخصت ہوتا اور باپ کے پاس جاتا ہُوں +

یہ کیسا نصیحت آمیز اور تسلّی بخش اور محبت انگیز کلام ہے + ایسی باتیں نہ یسوع مسیح سے پیشتر نہ اس کے بعد کسی نے فرمائیں اور نہ فرما سکتا

تھا۔ جس طرح وہ اپنی زبان و کلام سے اُسی طرح اپنی چال و کام سے بھی محبت و اُلفت اور رحم و رحمت کا منبع ظاہر ہوا۔ اُس کے کلام اور کام میں کچھ فرق نہ تھا۔ وہ سب لوگوں سے نیکی اور بھلائی کیا کرتا اور اُن سب کو جو شیطان سے ظلم اُٹھاتے تھے چنگا کیا کرتا رہا۔ اُس نے اپنے باپ کی مرضی اور نام اور جلال کو ایسے کامل طور سے آدمیوں پر ظاہر کیا کہ ویسا کوئی دُوسرا نبی اور رسول کرنے کے لائق اور قابل نہ تھا اور اُس نے آپ خُدا کی مرضی کو کامل پاکیزگی اور نیکوکاری اور پرہیزگاری سے بلکہ محبت اور فرمانبرداری سے پُورا کیا۔ جتنے عورت سے پیدا ہوئے ہیں اور ہونگے اور اُن سب میں کوئی نہیں جو یسوع مسیح کی مانند بیگناہ اور بےعیب اور بےداغ اور پاک اور رحیم اور رحمان اور کامل ہو اور سب دوسرے نبی اور رسول خُدا کے خادم اور غلام ہوکے آئے۔ لیکن یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا ثابت ہُوا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک دن یسوع مسیح تین شاگردوں کو ساتھ لیکر الگ ایک اونچے پہاڑ پر گیا اور اُن کے سامنے اُس کی صورت بدل گئی اور اُس کا چہرہ آفتاب سا چمکا اور اُس کی پوشاک نُور کی مانند سفید ہوگئی اور دیکھو دو بڑے نبی مُوسیٰ اور الیاس یسوع سے گفتگو کرتے اُنہیں دکھائی دئے اور ایک نُورانی بدلی نے اُن پر سایہ کیا اور دیکھو اُس بادل سے ایک آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خُوش ہُوں تم اُس کی سُنو۔ شاگرد یہ سُن کے مُنہ کے بل گرے اور نہایت ڈر گئے۔ تب یسوع آکے اُنہیں چھُوا اور کہا کہ اُٹھو اور مت ڈرو اور اُنہوں نے اپنی آنکھ اُٹھا کے یسوع کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا۔ بعد اس کے یسوع نے اپنے شاگردوں کو کئی بار اپنے دُکھ اور مَوت اور جی اُٹھنے کی پیش خبری دی اور اُنہیں کہا کہ دیکھو ہم یروسلم کو جاتے ہیں اور ابن آدم کے حق جو نبیوں نے لکھا ہے پورا ہوگا۔

وہ سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور وہ اُس کے قتل کا حکم دینگے اور اُسے غیر قوموں کے حوالے کرینگے کہ ٹھٹھوں میں اُڑائیں اور بے عزت کریں اور اُس پر تھوکیں اور کوڑے ماریں اور صلیب پر کھینچیں پر وہ تیسرے روز جی اُٹھیگا + تب اُس کے شاگرد نہایت غمگین ہوئے۔ لیکن اُنہوں نے یہ بات نہ سمجھی۔ بعد اِس کے جب سب پورا ہؤا تھا تب اُن کو یاد آیا کہ خداوند نے پیشتر ہم کو اس کی خبر دی تھی + پس اِس پیش خبری کے مطابق یہودیوں کے سرداروں اور کاہنوں نے حسد اور دُشمنی کے سبب سے یسوع کو پکڑ کے اُس کو باندھا اور اپنی صدر مجلس میں لے گئے + وہاں اُنہوں نے یسوع پر گواہی ڈھونڈی کہ اُسے جان سے ماریں پر نہ پائی۔ اگرچہ بہتوں نے اُس پر جھوٹی گواہی دی پر اُن کی گواہیاں موافق نہ تھیں + آخرکار سردار کاہن نے بیچ میں کھڑے ہو کر یسوع سے پوچھا کہ کیا تو مسیح اُس مبارک کا بیٹا ہے؟ یسوع نے کہا میں وہی ہوں اور تم ابن آدم کو القادر کے دہنے ہاتھ بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھوگے۔ تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کے کہا اب ہمیں اور گواہ کیا درکار ہے۔ تم نے یہ کفر سنا۔ تم کو کیا معلوم ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فتویٰ دیا کہ وہ واجب القتل ہے + تب کتنوں نے اُس پر تھوکا اور اُس کے مُنہ کو ڈھانپا اور گھونسے مارنے اور کہنے لگے اے مسیح نبوّت سے خبر دے کہ کس نے تجھے مارا اور نوکروں نے اُسے تھپیڑے مارے + جب صبح ہوئی وہ یسوع کو پھر باندھ کر پنطوس پلاطوس حاکم کے پاس لے گئے اور اُس پر نالش کرنی شروع کی + کئی بار پلاطوس نے اُن سے کہا میں اِس شخص میں قتل کے لائق کوئی قصور نہیں پاتا۔ اِس لئے میں اُسے تنبیہ کر کے چھوڑونگا پھر اُس نے یسوع کو کوڑے مارے اور اُس کی پیٹھ لہولہان ہوگئی اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج

سجا کے اُس کے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنا کے اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کے کہا اَے یہودیوں کے بادشاہ سلام اور اُسے طمانچے مارے۔ تب پلاطوس اُسے باہر لایا اور یہودیوں سے کہا کہ دیکھو میں اُسے تم پاس باہر لے آیا ہوں تاکہ تم جانو کہ میں اُس میں کچھ قصور نہیں پاتا۔ تب یسوع کانٹے کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے ہوئے باہر آیا اور پلاطوس نے کہا دیکھو اِس شخص کو۔ تب سردار کاہن اور دوسروں نے چلا کے کہا۔ اُسے صلیب دے۔ اُسے صلیب دے۔ پھر بھی پلاطوس نے چاہا کہ اُسے چھوڑ دے۔ لیکن اُنہوں نے بڑا شور مچایا اور اُسے تنگ کیا اور اُن کی آوازیں غالب آئیں۔ تب پلاطوس نے حکم دیا کہ اُن خواہش کے مطابق اور یسوع کو اُن کے حوالے کیا کہ اُسے صلیب دی جائے اور وہ یسوع کو پکڑ کے لے گئے۔ سو وہ اپنی صلیب اُٹھائے ہوئے شہر کے باہر ایک مقام پر گیا۔ جس کا نام گلگتہ یعنی کھوپری ہے اور لوگوں کی بڑی بھیڑ اور عورتیں جو اُس کے واسطے چھاتی پیٹتی اور رو رہی تھیں اُس کے پیچھے چلیں۔ یسوع نے پھر کے اُن سے کہا کہ اَے یروشلم کی بیٹیو مجھ پر نہ روؤ۔ بلکہ آپ پر اور اپنے لڑکوں پر روؤ اور وہ دو اور آدمیوں کو جو بدکار تھے لے چلے کہ اُس کے ساتھ مارے جائیں۔ جب اُس جگہ پہنچے تو وہاں اُس کے ہاتھ اور پاؤں میں کیلیں جڑ کے یسوع کو صلیب پر کھینچا اور اُن دونوں بدکاروں کو بھی ایک کو دہنے دوسرے کو بائیں اور یسوع نے کہا اَے باپ اُن کو معاف کر کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ پھر سپاہیوں نے اُس کے کپڑوں کو لیا اور چار حصے کر کے آپس میں بانٹا لیکن کرتے کے لیئے اُنہوں نے چٹھیاں ڈالیں کہ کس کا ہو جائے اور لوگ کھڑے دیکھ رہے تھے اور سردار اُنکے ساتھ ٹھٹھا کر کے کہتے تھے اِس نے اوروں کو بچایا اگر یہ مسیح خُدا کا برگزیدہ ہے تو آپ کو بچائے۔

تب یکایک ساری زمین پر تین گھنٹے تک اندھیرا چھا گیا اور سورج تاریک ہو گیا۔
پھر یسوع کہا پُورا ہُوا۔ اَے باپ مَیں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سونپتا
ہُوں۔ پھر سر جھکا کے جان دی اور دیکھو ہیکل کا پردہ اوپر سے پھٹ گیا اور زمین کانپی
اور پتھر تڑک گئے اور قبریں کُھل گئیں اور مُقدس لوگوں کی بہت سی لاشیں
جو آرام میں تھیں اُٹھیں اور مسیح یسوع کے جی اُٹھنے کے بعد قبروں سے نکل کر
بیت المقدس میں نظر آئیں۔ پھر سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے یسوع
کی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے لہو اور پانی نکلا پھر شام کو دو یہودیوں
کے امیر آئے۔ یُوسُف نام ایک شخص جو دولتمند اور نیک اور راستباز تھا۔
نیقودیمس ایک سردار جو دونوں پوشیدہ میں یسوع کے شاگرد تھے۔ اُنہوں
نے یسوع کی لاش کو صلیب سے اُتار کے اور سوتی کپڑوں میں خوشبویوں
سمیت لپیٹ کے یُوسُف کی نئی قبر میں رکھا جو ایک باغ میں چٹان میں کھودی
تھی اور ایک بھاری پتھر قبر کے مُنہ پر ڈھلکا کے چلے گئے۔ پھر دوسرے روز سردار
کاہن نے پلاطوس سے پہرے والے مانگے اور اُس پتھر پر مُہر کر دی اور پہرے
بٹھا کر قبر کی نگہبانی کی۔ جمعہ کے روز یسوع مسیح صلیب پر کھینچا گیا اور سنیچر
یہودیوں کا سبت یعنی آرام کا دِن تھا۔ اِتوار کی بڑی فجر کئی عورتیں قبر کو
دیکھنے گئیں اور دیکھو یکایک ایک بڑا بھونچال آیا۔ کیونکہ خداوند کا فرشتہ
آسمان سے اُتر کے اُس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کے اُس پر بیٹھ گیا۔ اُس کا چہرہ
بجلی کا سا اور اُس کی پوشاک سفید برف کی سی تھی اور اُس کے ڈر سے نگہبان
کانپ اُٹھے اور مُردے سے ہو گئے۔ پر فرشتے نے متوجہ ہو کر اُن عورتوں
سے کہا تُم مت ڈرو۔ مَیں جانتا ہُوں کہ تُم یسوع کو جو صلیب پر کھینچا گیا
ڈھونڈتی ہو وہ یہاں نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا اُس نے کہا تھا وہ جی اُٹھا

سمجھو آؤ یہ جگہ جہاں خداوند پڑا تھا دیکھو اور جلد جا کے اُس کے شاگردوں سے
کہو + وہ جلد قبر سے بڑے خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ روانہ ہو کے اُس
کے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں اور جب وہ راہ پر تھیں دیکھو یسوع اُنہیں
ملا اور کہا سلام۔ اُنہوں نے اُس کے قدم پر گر کے اُس کو سجدہ کیا + تب یسوع
نے اُن سے کہا مت ڈرو۔ جا کے میرے بھائیوں سے کہو + لیکن اُس کے
شاگرد سُن کے کہ وہ جیتا ہے یقین نہ لائے + پھر یسوع دوسری صورت میں
اُن میں سے دو اَور کو جس وقت پیدل دیہات کو جاتے تھے دکھائی دیا
اور اُسی دن شام کو جب اُس کے شاگرد ایک گھر میں جمع ہوئے تھے اور دروازے
سب بند تھے یکایک یسوع نے اُن کے بیچ میں کھڑا ہو کے اُن سے کہا کہ تم
پر سلام اور یوں کہہ کے اپنے ہاتھوں اور پسلی کو اُنہیں دکھایا اور جب مارے
خوشی کے اعتبار نہ کرتے اور متعجب تھے تو اُس نے اُن سے کچھ کھانا مانگ کے
اُن کے سامنے کھایا اور اُن سے کہا۔ یہی باتیں میں نے تم سے پیشتر کہیں کہ
ضرور ہے کہ جو موسیٰ کی توریت اور زبور اور انبیا میں میری بابت لکھا ہے پورا
ہوگا۔ تب اُس نے اُن ذہنوں کو کھولا کہ کتابوں کو سمجھیں اور اُن سے کہا
یوں ہی لکھا ہے اور یوں ہی ضرور تھا کہ مسیح دکھ اُٹھائے اور تیسرے دن مُردوں
میں سے جی اُٹھے۔ تب شاگرد بہت خوش ہوئے۔ لیکن توما نام ایک شاگرد
اُس وقت حاضر نہ تھا۔ جب دوسرے شاگردوں نے اُس سے کہا کہ ہم نے خداوند
کو دیکھا ہے تو اُس نے جواب دیا۔ جب تک میں اُس کے ہاتھوں میں میخوں
کے نشان نہ دیکھوں اور میخوں کے نشانوں میں اپنی اُنگلی نہ ڈالوں اور
اپنے ہاتھ اُس کی پسلی پر نہ رکھوں کبھی یقین نہ کروں گا۔ آٹھ روز بعد جب توما
اور دوسرے شاگرد جمع تھے اور دروازہ بند تھا۔ یسوع پھر اُن کے بیچ میں کھڑا

ہوکے بولا تُم پر سلام + پھر تھوما سے کہا اپنی اُنگلی پاس لا اور میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا اور اُسے میری پسلی پر رکھ اور بے اِیمان مت ہو بلکہ اِیمان لا + تھوما نے جواب میں کہا اَے میرے خُداوند - اَے میرے خُدا + یسُوع نے اُس سے کہا تھوما اِس لئے کہ تُو نے مُجھے دیکھا ہے تو اِیمان لایا - مُبارک وہ ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا تو بھی اِیمان لائے + پس یسُوع نے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک اپنے شاگردوں کو نظر آتا اور خُدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا رہا + ایک بار جب پانسو بھائیوں سے زیادہ جمع ہُوئے تھے - اُس نے اُنہیں اپنے تئیں دکھایا + پس یسُوع مسیح کے مرنے اور پھر جی اُٹھنے کے بہت گواہ ہیں + پھر چالیس روز بعد جب شاگرد ایک پہاڑ پر جمع ہوئے تھے - یسُوع نے اُن پاس آکر اُنہیں حکم دیا کہ یرُوشلم سے باہر نہ جاؤ - بلکہ جب تک رُوح القُدس تم پر نہ اُترے اور عالمِ بالا سے قُوّت نہ پاؤ اِس شہر میں ٹھہرو - کیونکہ دیکھو میں اپنے باپ کے موعود کو یعنی رُوح القُدس کو تُم پر بھیجتا ہوں اور تُم یرُوشلم سے لیکے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی مُعافی کی منادی میرے نام سے کرو اور زمین کی حد تک میرے گواہ ہو گے + کیونکہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مُجھے ہی دیا گیا + اِس لئے تُم جا کر سب قوموں کو باپ اور بیٹے اور رُوح القُدس کے نام سے بپتسمہ دے کے شاگرد کرو اور اُنہیں سکھاؤ کہ اِن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تُم کو حکم دیا ہے اور دیکھو میں زمانے کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں اور اپنے ہاتھ اُٹھا کے اُنہیں برکت دی اور ایسا ہُوا کہ جب وہ اُنہیں برکت دے رہا تھا اُن سے جُدا ہُوا اور اُن کے دیکھتے ہُوئے آسمان پر اُٹھایا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا

اور اُس کے جاتے ہوئے جب وہ آسمان کی طرف تاک رہے تھے۔ دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن پاس کھڑے تھے اور کہنے لگے۔ اے گلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا اُسی طرح جس طرح تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا پھر آئیگا پس وہ پہاڑ سے بڑی خوشی سے یروسلم کو پھرے۔

دس روز بعد جب یک دل ہو کے اکٹھے ہوئے تھے۔ یکبارگی آسمان سے ایک آواز آئی جیسی بڑی آندھی چلی اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے بھر گیا اور اُنہیں جدی جدی آگ کی سی زبانیں دکھائی دیں اور ان میں سے ہر ایک پر بیٹھیں۔ تب وہ روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جیسا روح نے اُنہیں بولنے کی قدرت بخشی۔ بعد اس کے بڑی بھیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہو گئے۔ کیونکہ ہر ایک نے جس جس مُلک سے آیا تھا اُنہیں اپنی اپنی بولی سُنا۔ پھر رسول شمعون پطرس نے گیارہ رسولوں کے ساتھ کھڑے ہو کے اور اپنی آواز بلند کر کے اُن لوگوں کو منادی کی کہ یسوع مسیح جس کو یہودیوں نے قتل کیا ہے داؤد کی پیشینگوئی کے مطابق مُردوں میں سے پھر جی اُٹھا ہے اور اُسی نے رُوح القدس کو آسمان سے بھیجا ہے۔ اُن لوگوں کے دل پطرس کی نصیحت سے چھد اور پوچھنے لگے اے بھائیو ہم کیا کریں۔ پھر پطرس نے اُن سے کہا توبہ کرو اور ہر ایک تم میں سے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لو تو رُوح القدس کا انعام پاؤ گے جنہوں نے اس بات کو خوشی سے قبول کی۔ بپتسمہ پایا اور اُسی روز تین ہزار آدمی کے قریب شامل ہوئے۔ پس اُسی وقت مُلکِ یہوداہ سے لیکے یسوع مسیح کی انجیل سارے ملکوں میں پھیل گئی اور ان دنوں میں جیسا کہ پہلے

مذکور ہُوا۔ اُنتالیس کروڑ پانچ لاکھ سے زیادہ آدمی دینِ حق کو جیسا توریت اور زبور و انبیا و انجیل میں موجود ہے۔ مانتے ہیں۔ اگر وہ جو یسُوع مسیح کے سچے شاگرد ہیں شُمار میں تھوڑے ہیں تو خُداوند کا وہ کلام پُورا ہوتا ہے جو مسیح نے فرمایا کہ بہت سے بُلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے ہیں + متی ۲۰ باب ۱۶ آیت +

غرض اَے دوستو۔ الٰہی محبت کی زور آور خوشی سے جلال کا بادشاہ اپنے بلند آسمانی و نُورانی تخت سے زمین پر اُترا + محبت سے ازلی کلام آپ کو نیچ کرکے مجسّم ہُوا اور ہمارے گوشت اور پوست میں شریک ہُوا + محبت سے وہ جوان دیکھے خُدا کی صُورت تھا آپ کو پست کرکے گُنہگار آدمی کی صُورت پکڑی + محبت سے اُس نے جو آسمان اور زمین کا مالک ہے اِس دُنیا میں غریب و کنگال اور مُسافر و پردیسی کی مانند ۳۳ برس گُناہ آلودہ آدمیوں کے درمیان ڈیرہ کیا + محبت و رحمت سے اُس نے جتنے دُکھیا اور رنجور اور مظلوم تھے اُن سبھوں کی صحت و آرام بخشا + محبت سے اُس نے اپنے باپ کی مرضی اور نام کو آدمیوں پر ظاہر کیا + محبت سے اُس نے تسلی بخش تعلیم کی + محبت سے اُس نے نہایت بڑا دُکھ اُٹھایا + محبت سے ٹھٹھا اور بے عزتی اور تھوک کا اور طمانچہ سہا + محبت سے کوڑے کھائے + محبت سے زخمی ہُوا اور اُس کا سب لہو بہایا گیا + محبت سے مصلوب ہُوا + محبت سے صلیب پر اپنی جان دی + محبت کا کیسا عجیب زور ہے + اے دوستو جو کُچھ یسُوع مسیح نے سہا اور اُٹھایا سو سب کُچھ گُنہگار آدمیوں ہاں ہمارے لیئے اور ہمارے بدلے و عوض اُس نے سہا + کیونکہ ہمارے گُناہوں کی سزا اُسی پر پڑی ہے + ہمارے گُناہوں نے اُسے دُکھ دیا + اُس کو زخمی کیا اور اُس کو صلیب پر کھینچا ہے + یُوحنّا اصطباغی نے جب مسیح کو پہلی دفعہ تو اپنے شاگردوں سے کہا

دیکھو خدا کا برّہ ہو کے اُس نے ہمارے گناہوں کا بوجھ اپنے اُوپر لیا اور ہمارے بدلے ذبح کیا گیا۔ یوحنا انجیلی نے مکاشفات کے وقت آسمانی تخت کے گرد اگرد ایک بڑی جماعت دیکھی جو بڑی آواز سے کہتی تھی کہ برّہ جو ذبح ہُوا اور اپنے لہو سے ہم کو خدا کے واسطے مول لیا۔ اِس لائق ہے کہ قدرت و دولت و حکمت و طاقت و عزت و جلال و برکت پائے + ہاں ہماری خلاصی و نجات فانی چیزوں سے یعنی سونے روپے سے نہیں بلکہ مسیح کے بیش قیمت لہو کے سبب سے حاصل ہوئی جو بے داغ اور بے عیب برّہ کی مانند ہے + جیسا برّہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اپنا مُنہ نہیں کھولتا ایسا مسیح نے اپنا مُنہ نہیں کھولا۔ وہ گالیاں کھا کے گالی نہ دیتا تھا اور دُکھ پا کے دھمکاتا نہ تھا۔ بلکہ اپنے تئیں اُس کے سپرد کیا جو راستی سے انصاف کرتا ہے + وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اُٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مر کے راستبازی میں جئیں + اُن کوڑوں کے سبب سے جو اُس پر پڑے ہم چنگے ہُوئے۔ کیونکہ ہم بھٹکی ہُوئی بھیڑوں کی مانند تھے۔ پر اب اپنی جانوں کے گڈریے اور نگہبان کے پاس پھر آئے ہیں + مسیح نے اپنے خون سے ہم کو ابدی ہلاکت سے مول لیا ہے + خدا کے بیٹے یسوع مسیح کا لہو ہم کو سارے گناہوں سے پاک کرتا ہے + ہم اُس کے خون سے نجات پاتے یعنی گناہ کی معافی + اُسی نے ہم کو پیار کیا اور اپنے لہو سے ہمارے گناہ دھو ڈالے + مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور بہتوں کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانے کے لئے آپ کو قربانی کے لئے گذران کے خدا کے دہنے جا بیٹھا اور وہاں ہماری سفارش کے لئے ہمیشہ جیتا ہے + وہاں سے اُس نے رُوح القدس کو بھیجا تاکہ مومنوں کا حامی اور ہادی اور اُستاد

اور مُرشد اور وکیل اور تسلّی دہندہ ہو۔ جیسا باپ محبت ہے ویسا بیٹا محبت ہے اور ویسا رُوح القُدس بھی محبت ہے۔ اگر خدا کا بیٹا یسُوع مسیح الٰہی حیات و لُطف کے سمندر کی اوّل شاخ و دریا ہے تو روح القُدس اُس الٰہی بحرِ لُطف و حیات کی دُوسری شاخ و دریا ہے۔ ایک ہی سرچشمہ سے دو دریا شاخوں کی طرح جاری ہوتے ہیں۔ باپ سرچشمہ ہے اور بیٹا روح القُدس دو دریا ہیں جو سرچشمہ سے صادر ہو کے اِنسان کے دِل میں جاری ہوتے ہیں۔ پس سرچشمہ اور دو شاخیں وہی تثلیث اقدس ہیں۔ جس سے بہت لوگ اپنے تئیں عقلمند اور ہوشیار جانتے ہیں ٹھوکر کھاتے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے رُوح القُدس کو نہیں پایا۔ جس کو رُوح القُدس ملا اُس کے دِل میں رُوح خُدا کی طرف سے ایسی جاری کر دیتا ہے اور اُس کو ایسی دانائی و حکمت بخشتا ہے کہ وہ سب چیزوں کو بلکہ خُدا کی گہری باتوں کو دریافت کر سکتا ہے۔

خُدا کا بیٹا یسُوع مسیح کلیسیا یعنی سچّے مومنوں کا دُولہا ہے اور کلیسیا اُس کی دُولہن ہے۔ دُولہے نے جب دیکھا کہ شیطان کے فریب سے آدم زاد بگڑ گئے یہاں تک کہ اُس عورت کی مانند خراب ہوئے کہ جو اپنے شوہر کو چھوڑ کے حرامکاری کی نجاست اور ناپاکی کی دلدل میں لوٹتی ہے یعنی سچّے خُدا کو چھوڑ کے بُت پرستی و خود پرستی و دُنیا پرستی میں پڑے۔ تو بھی اُس عزیز آسمانی دُولہے نے آدم زاد کو اِس بُری حالت میں نہیں چھوڑا۔ نہ اُن کو ایک دم جہنّم کی آگ میں ڈالا بلکہ اپنی بے حد محبت اور پیار سے آپ بلند آسمان سے اُتر کے اپنی دُولہن کے بچانے کے لِئے دُنیا میں آیا۔ ہاں یہاں تک اُس عزیز دُولہے کے دِل میں محبت جوش مارتی تھی کہ اُس نے اپنے پاک اور بیش قیمت لہُو سے اپنی دُولہن کو خریدا ہے اور اُس کی خلاصی کے لِئے اپنے تئیں کفّارے کے لِئے قربان کیا

اور اُس کے واسطے اپنی جان دی ۔ اپنی دُلہن کے واسطے وہ پیارا کوڑا کھا زخم خوردہ اور لہولہان ہُوا اور نہایت دُکھ اور اذیت سہی اور اپنے پاک خون سے اپنی دُلہن کی ساری نجاست و ناپاکی کو دھو ڈالا اور اپنی راستبازی سفید و نورانی پوشاک سے مُلبس و آراستہ کیا ہے ۔ لیکن اس کو دُلہن یعنی کلیسیا نہ ایک قوم یا ایک فرقے سے بنی گئی ۔ بلکہ دنیا کی ساری قوموں اور فرقوں اور زبانوں سے جتنے برگزیدہ ہیں اُس میں شامل ہوتے ہیں ۔ اِن دِنوں میں وہ اپنے کلام کو اپنے خادموں کے ہاتھ سے جو رُوئے زمین پر ہیں بھیجتا ہے اور اپنے رُوح القُدس کو بھی کلام کے ساتھ بھیجتا ہے تاکہ اُسے سُننے والوں کے دِل میں مؤثر کرے اور گواہی دے کہ یسُوع خُدا کا بیٹا اور سب آدمیوں کا نجات دِہندہ ہے ۔ جب ساری رُوئے زمین کے اطراف سے اُس کے برگزیدوں کا شُمار پُورا ہو جائیگا تب وہ شاہانہ شان و شوکت اور اپنے آسمانی باپ کے جلال کے ساتھ پھر آسمان سے اُتر کے اپنی دُلہن کو اپنے پاس بُلا کے اُس کے ساتھ بیاہ کے گھر میں داخل ہوگا ۔

مُبارک ہاں سدا مُبارک وہ ہیں جو بّرے کی شادی کی مہمانی میں بلائے گئے (دیکھو مُکاشفات کا اُنیسواں باب) ۔

حاصل کلام

اب اے عزیز بھائی جس نے اس چھوٹے رسالے میں خُدا تعالیٰ کی عجیب محبت کو دیکھا ہے کہ وہ اِنسان کی پیدائش و پرورش اور خاص کرکے اِنسان کی نجات میں ظاہر اور آشکارا ہوتی ہے آپ اس محبت پر دِل و جان سے سوچئے اور غور کیجئے ہاں اِس محبت کے واسطے دِل کا دروازہ کھولئے اور

اُس نہایت عزیز اور محبوب کو اپنے دِل میں جگہ دیجئے۔ کِس کا دل ایسا سخت اور سنگ خارا ہوگا کہ ایسی بڑی اور عجیب محبت سے نہ ٹوٹ جائے اور شکستہ ہو کے نرم نہ ہو جائے۔ دیکھئے ہمارا پیارا نجات دہندہ یسوع مسیح نہ تلوار اور بڑی فوج سے اور اختیار کے ساتھ دُنیا میں آیا تاکہ لوگوں کو اپنے زیر کرے۔ بلکہ نہایت فروتنی اور حلم اور رحمت اور ملائمت اور نرم دِلی اور غریبی اور اُلفت اور محبت کے ساتھ آیا۔ وہ ہرگز نہیں چاہتا کہ کوئی زبردستی مجبوری سے اُس پاس آکے اُس کو قبول کرے بلکہ یہی چاہتا ہے کہ جو کوئی آئے سو محبت اور اُلفت کی کشش کے زور سے آئے۔ ہاں اپنی عجیب محبت کی کشش سے وہ سب لوگوں کو اپنے نزدیک کھینچ لیتا ہے۔ اِسی سبب سے وہ جلدی بھی نہیں کرتا۔ بلکہ بڑے تحمّل اور بُردباری سے صبر کرتا ہے اور لوگوں کو فرصت بخشتا ہے تاکہ ہوش میں آکے اُس کی بڑی محبت کو دیکھیں اور اپنے عزیز محبوب کو پہچانیں۔

اِس میں کچھ شک نہیں کہ یسوع مسیح کی محبت اور اُلفت دُنیا میں آخرش غالب اور فتحمند ہوگی۔ جو کوئی آخر تک اپنے دِلوں کو سخت کرینگے اور دُلہے کی محبت کی آواز اُس کے کلام سے سُن کے اُس سے دُور رہینگے اُن کے لئے البتہ اُس کا ظہور خوشی کا باعث نہیں بلکہ بڑے خوف اور گھبراہٹ اور پریشانی اور شرمندگی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ جو کوئی شخص آخری روز کو یسوع مسیح کی راستبازی کی سُفید اور نُورانی پوشاک سے مُلبّس نہیں ہوگا وہ اپنی شرم اور برہنگی میں ظاہر ہوئے سیاہ و کھڑا ہوگا اور اُس ہی کے ساتھ جس کے وہ فرمانبردار بندے اور غُلام تھے یعنی شیطان کے ساتھ اُن کا حِصّہ جہنّم کی آگ میں ہوگا۔

لیکن اَے عزیز بھائی یہ ہرگز نہ ہو کہ آپ ایسے محبوب عزیز کو قبول نہ کریں جیسا مسیح نے محبت سے اپنے تئیں بالکل دیدیا ہے۔ ایسا ہی ہم کو اپنے تئیں بالکل

اُسی کو سونپ دینا چاہئے کیونکہ محبت کے زور سے حبیب و محبوب ایک جزو اور ایک جان بن جاتے ہیں پس اگر مسیح ایمان اور محبت سے تیرے دل میں بسیگا تو تُو اُس کے ساتھ ایک ہو گیا اور وہ تیرے ساتھ۔ تب تو اپنے تئیں بالکل جان اور تن سمیت اُس پیارے اور عزیز دُولہا کو سونپ دیگا +

یا مسیح مصلوب

میری جان کا محبوب

تیرا ہی ہوں اور تیرا ہی ابد تک رہونگا۔ میرا محبوب میرا ہے اور میں اُسی کا ہوں تیرا نام اَے یسوع عطروں کی خوشبویوں سے زیادہ خوشبودار ہے +

خُدا محبت ہے اور اُس کلام محبت کا کلام ہے۔ دینِ حق محبت کا دین ہے اور تکمیل الایمان محبت ہے۔ محبت کے بغیر ایمان مُردہ اور لاحاصل ہے +

تمام شد

کاشی رام پریس لاہور

231
Cl. No Dab

Author DABLEY, Rev.

Title Muhabbat-e-Ilahi
(The Love of God)

Accession No. 10956

10956

DABLEY, Rev
Muhabbat-e-Ilahi
(The Love of God)

HENRY MARTYN INSTITUTE LIBRARY
231
Dab
10956